

دورِ حاضر کی مستند تفاسیر کا جامع خلاصہ

گلدستہ تفاسیر

جلد - ۴

ترجمہ

حضرت مولانا محمد القیوم رحمۃ اللہ علیہ

مستشرق خاص

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد مفتی عبدالقادر صاحب المدنی نور اللہ مرقدہ

ہمشہ در خدمت

حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب سیمبر العلوم و جمہ
حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ العالی
مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخ پوری مدظلہ
حضرت مولانا محمد موسیٰ کرماوی مدظلہ العالی

ادارۃ تالیفات اشرفیہ

COBI 4598513

95178246

پتہ: نور امت، ن ہاٹ سٹریٹ، لاہور۔
Email: info@ashrafy.com, urdu@ashrafy.com

اول مکمل تفسیر عثمانی
تفسیر مظهری
تفسیر عزیزدی
تفسیر ابن کثیر

معارف القرآن

حضرت مولانا مفتی اعظم رحمہ

معارف القرآن

حضرت مولانا کاظم جلوی

تفسیر میرٹھی

مولانا شیخ ابی بکر رحمہ

تفسیر قرآن مجید

حضرت مولانا مفتی اعظم عثمانی رحمہ

ہذا تفسیر قرآن مجید حضرت مولانا مفتی اعظم عثمانی رحمہ

مجلس علمائے ہند حضرت مولانا مفتی اعظم عثمانی رحمہ

فہرست عنوانات

(سورة الحجر تا سورة الحج)

[illegible]

۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵
۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵
۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰
۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵
۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰
۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵
۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵
۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰
۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵
۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵
۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰
۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵
۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵
۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰
۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵
۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

۱۱۲	ایمان کی شرط	۱-۱	ظہار منکرہ میں	۹۸	اللہ کی عطا کی ہوئی مثال
۱۱۳	موت میں	۱-۲	آپس آیت کی وضاحت	۹۹	دوسری مثال
۱۱۴	محبت کے کھانے	۱-۳	ہلال اور احرام وغیرہ	۱۰۰	مشترک و خاص نماز میں جو کچھ
۱۱۵	دیکھائی جاتے	۱-۴	الحکم میں غنیمت کے کھانے	۱۰۱	محرم نماز اور عید اور شعلہ کا کھانا
۱۱۶	سزا کی کاغذ	۱-۵	آپس آیت کے نزول کا عجیب واقعہ	۱۰۲	نیا مسجید کی بنیاد کی جگہ
۱۱۷	سزا کی کاغذ	۱-۶	مکرم بن مکتون کے بدل میں ایمان	۱۰۳	انکار و سب سے روک دینا
۱۱۸	سزا کی کاغذ	۱-۷	کاروبار کا	۱۰۴	خدا کا محبوب بننا
۱۱۹	سزا کی کاغذ	۱-۸	بابہ بن عمر کا بیان	۱۰۵	برعکس کو کھانا
۱۲۰	سزا کی کاغذ	۱-۹	بابہ بن عمر کا بیان	۱۰۶	ظہار میں عید کے نماز
۱۲۱	سزا کی کاغذ	۱-۱۰	بابہ بن عمر کا بیان	۱۰۷	ایمان والوں کو اگر کسی کی موت
۱۲۲	سزا کی کاغذ	۱-۱۱	بابہ بن عمر کا بیان	۱۰۸	سزا کی کاغذ
۱۲۳	سزا کی کاغذ	۱-۱۲	بابہ بن عمر کا بیان	۱۰۹	سزا کی کاغذ
۱۲۴	سزا کی کاغذ	۱-۱۳	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۰	سزا کی کاغذ
۱۲۵	سزا کی کاغذ	۱-۱۴	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۱	سزا کی کاغذ
۱۲۶	سزا کی کاغذ	۱-۱۵	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۲	سزا کی کاغذ
۱۲۷	سزا کی کاغذ	۱-۱۶	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۳	سزا کی کاغذ
۱۲۸	سزا کی کاغذ	۱-۱۷	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۴	سزا کی کاغذ
۱۲۹	سزا کی کاغذ	۱-۱۸	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۵	سزا کی کاغذ
۱۳۰	سزا کی کاغذ	۱-۱۹	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۶	سزا کی کاغذ
۱۳۱	سزا کی کاغذ	۱-۲۰	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۷	سزا کی کاغذ
۱۳۲	سزا کی کاغذ	۱-۲۱	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۸	سزا کی کاغذ
۱۳۳	سزا کی کاغذ	۱-۲۲	بابہ بن عمر کا بیان	۱۱۹	سزا کی کاغذ
۱۳۴	سزا کی کاغذ	۱-۲۳	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۰	سزا کی کاغذ
۱۳۵	سزا کی کاغذ	۱-۲۴	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۱	سزا کی کاغذ
۱۳۶	سزا کی کاغذ	۱-۲۵	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۲	سزا کی کاغذ
۱۳۷	سزا کی کاغذ	۱-۲۶	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۳	سزا کی کاغذ
۱۳۸	سزا کی کاغذ	۱-۲۷	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۴	سزا کی کاغذ
۱۳۹	سزا کی کاغذ	۱-۲۸	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۵	سزا کی کاغذ
۱۴۰	سزا کی کاغذ	۱-۲۹	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۶	سزا کی کاغذ
۱۴۱	سزا کی کاغذ	۱-۳۰	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۷	سزا کی کاغذ
۱۴۲	سزا کی کاغذ	۱-۳۱	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۸	سزا کی کاغذ
۱۴۳	سزا کی کاغذ	۱-۳۲	بابہ بن عمر کا بیان	۱۲۹	سزا کی کاغذ
۱۴۴	سزا کی کاغذ	۱-۳۳	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۰	سزا کی کاغذ
۱۴۵	سزا کی کاغذ	۱-۳۴	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۱	سزا کی کاغذ
۱۴۶	سزا کی کاغذ	۱-۳۵	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۲	سزا کی کاغذ
۱۴۷	سزا کی کاغذ	۱-۳۶	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۳	سزا کی کاغذ
۱۴۸	سزا کی کاغذ	۱-۳۷	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۴	سزا کی کاغذ
۱۴۹	سزا کی کاغذ	۱-۳۸	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۵	سزا کی کاغذ
۱۵۰	سزا کی کاغذ	۱-۳۹	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۶	سزا کی کاغذ
۱۵۱	سزا کی کاغذ	۱-۴۰	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۷	سزا کی کاغذ
۱۵۲	سزا کی کاغذ	۱-۴۱	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۸	سزا کی کاغذ
۱۵۳	سزا کی کاغذ	۱-۴۲	بابہ بن عمر کا بیان	۱۳۹	سزا کی کاغذ
۱۵۴	سزا کی کاغذ	۱-۴۳	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۰	سزا کی کاغذ
۱۵۵	سزا کی کاغذ	۱-۴۴	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۱	سزا کی کاغذ
۱۵۶	سزا کی کاغذ	۱-۴۵	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۲	سزا کی کاغذ
۱۵۷	سزا کی کاغذ	۱-۴۶	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۳	سزا کی کاغذ
۱۵۸	سزا کی کاغذ	۱-۴۷	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۴	سزا کی کاغذ
۱۵۹	سزا کی کاغذ	۱-۴۸	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۵	سزا کی کاغذ
۱۶۰	سزا کی کاغذ	۱-۴۹	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۶	سزا کی کاغذ
۱۶۱	سزا کی کاغذ	۱-۵۰	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۷	سزا کی کاغذ
۱۶۲	سزا کی کاغذ	۱-۵۱	بابہ بن عمر کا بیان	۱۴۸	سزا کی کاغذ

اس واقعہ میں نے یہ سبق لوگوں کے لیے نکال دیا کہ ہر مذہب خدائی ہی نے اس کی حفاظت کی ہوئی ہے اس لیے مسلمان ہو گیا۔ قاضی علی بن ابی نعیم اس واقعہ کے رد کیے ہیں کہ انکا قاضی ماب بھیج کی تائید دینی، وہاں سفیان بن عیینہ سے مذاقات ہوئی تو قصبان و سوا انہوں نے اباہر کے چٹکے اہل مدینہ کو جانے کی تاکید کی کہ قرآن میں سورہ ہے۔

یعنی یہاں تک کہ یہاں قرآن کی کوئی آیت بھی "قرآن کریم" میں صبر کرنے چاہیے تو رات انہیں کاڑ کر دیا ہے۔ اس میں فرقہ دارانہ عقائد کا کوئی ذرا بھی نہیں ہے بلکہ یہ ساری بات انہیں کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے یہی وجہ ہوئی کہ جب یہود، انصاریوں نے بغیر حفاظت کے ان کا قادیان میں رخ و حرف ہو کر ضائع ہو گئے، مخالف قرآن کریم کے لوگوں کے متعلق تو خدائی نے فرمایا **لَا تَلْعَنُوا الْمُفْسِدِينَ** یعنی ہمیں اس کے مخالف ہیں۔ اس لیے ان کی حفاظت حق تعالیٰ نے خود فرمائی تو جنوں کے بڑھوں کو عیشوں کے بہرہ دہوں کے لیے۔ فقہ ہدایت زیر زیر، شرفی و اسکات نے حیدر سادات کو بھی تفریقہ و جدو سہوں کے لیے ہیں اس میں ہر ماضی، اموی، مسلمانوں کی کافرانی اور غفلت کے باوجود قرآن کریم کے حفظ کرنے کا سلسلہ قائم رہا کے مشرق و مغرب میں اس طرح قائم ہے ہر زمانہ میں۔ کون بڑھ کر ہوں مسلمان، یہاں ہر مذہب کے اور لوگوں کے لیے جو یہودیوں سے ہیں جن کے سینوں میں یہ قرآن محفوظ ہے کسی بڑے سے بڑے عالم کی بھی محنت نہیں کو ایک طرف غلط فہمی کے اس وقت بہت سے بڑے عالموں کی علمی پختگی تھی۔

حفاظت قرآن کے بعد سے میں حفاظت حدیث بھی داخل ہے: تمام اہل ایمان میں جو خلق ہیں قرآن نے صرف الفاظ قرآن کا نام ہے نہ صرف معانی قرآن کا، بلکہ ان کے معنی سے بڑھ کر ان کا کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ معانی اور معانی قرآن سے دوسری کتابیں میں بھی سورہ جہنم، اس کی تعریف میں ہر موم، مسلمان قرآن سے ہی کر رہے ہیں کہ قرآن میں کہا جاتا ہے کہ اللہ قرآن کے جس میں مای طرح ان کو بھی قرآن کریم کے مشرق الفاظ اور معنی کے لیے ایک مثال یا سہارا رکھ کر اس کی کوئی قرآن نہیں کہے گا اگر یہاں میں ایک خط بھی قرآن سے باہر نہ رہے اس سے معلوم ہوگا کہ قرآن صرف اس معنی، دینی کا ہے جس کے الفاظ اور معنی اس ساتھ ساتھ محفوظ ہیں۔

فقہ قریم قرآن نہیں ہے:

اسی سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ کسی زبان اور دیا گھر جی و غیرہ میں جو صرف ترجمہ قرآن کا شائع کر کے لوگ اس کو اور باہر ہوئی قرآن کا نام دیتے ہیں یہ ترجمہ جو تو نہیں کیا کہ، و قرآن نہیں، اور جب یہ معلوم ہوا کہ قرآن صرف الفاظ قرآن کا نام نہیں بلکہ معانی بھی اس کا ایک حصہ ہیں

تو بہت عظیم قورماتہا سے قریب تھی جس نے اپنے آدمیوں سے اور ہر طرح کے عمل و معاش سے اور اس طرح گروہوں سے ملک کو بھر دیا تھا، اسے کوئی بے مروتی نہ دیکھ سکتا تھا، اور ہم میں فرماتے کہ گناہ ہوا ہے۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ ہر شخص ملے زندہ کی جو اہل مدینہ میں باہر رہتا ہے اس کا عمل ضرور ثواب ہو جاتا ہے۔ (فرعی)

معارف و مسائل

امامین کے دربار کا ایک واقعہ:

امام قرظی نے اس جگہ سے متصل کے ساتھ ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ وہاں کا قاضی کیا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ بھی بھی اس سے ہر بار میں ملی مسائل پر بحث دیا کرتے اور نہ کرتے تھے، جسے میں جہاں ملے گا اسے کیا اجازت تھی، یا پھر یہ ایک مذہبی ایک ہوئی تھی، یا گناہ صورت و شکل ہو لیاں دینرو کے اعتبار سے بھی ایک ممتاز آدمی معلوم ہوتا تھا۔ ہر مشکوک کو وہ بھی تسبیح و تہجد اور نماز کا گونگ تھی، جب مجلس ختم ہوئی تو اس نے اس کو طائر پر چھا کر ہر سال میں اس نے طائر کیا، امامین نے (انہیں لینے کے لیے کہا تھا کہ قریم مسلمان ہو جاؤ تم جہاں سے ساتھ بہت اچھا ملک کر رہے گے اس سے جواب دے کہ کس طرح اپنے آپ کا اعداد و شمار میں نہیں چھوڑ سکتا، بہت غم ہو گئی، یہ فقہی چلا گیا ہر ایک سال کے بعد میں بھی مسلمان ہو کر آیا، ہر سال میں اس شخص مسلمان کے معنیوں پر بہترین تقریر ہر موم و توفیق تھی کہیں مجلس ختم ہونے کے بعد امامین نے اس کو جاکر کہا کہ تم وہی شخص ہو جسے سال گزشتہ آئے تھے، جواب دیا میں وہی امین، امامین نے پوچھا کہ اس وقت تو تم نے اس کا کھانا کس سے کھا کر رہا تھا، جواب مسلمان ہونے کا سبب کیا تھا؟

میں نے کہا میں یہاں سے لوہ تو تمہارے سوا جو وہاں سب کی توفیق کرنے کا رہا ہوتا، میں ایک خطہ اور خوشنویس آدمی ہوں، کتابیں لکھ کر فروخت کرتا ہوں تو وہی قیمت سے فروخت ہوتی ہیں، میں نے سچا کرنے سے لے کر تو اس کے بھی نیچے کتابت کے دن میں بہت بگاڑی طرف سے کی تھی کہ وہی دور یہ سننے لے کر کہہ نہیں میں اپنی بیویوں نے وہی قیمت سے ان کو خرید لیا، پھر وہی طرح بگاڑ کے ان کے بھی تھی کے ساتھ کتابت کر کے ضارعی کے عبادت خانہ میں لے گیا وہاں بھی عبادت خانوں نے وہی قدر و منزلت سے ساتھ لے گئے، پھر سے فرمایا، پھر میں وہی قرآن کے ساتھ کیا، اس کے بھی تھیں جسے خود کتابت کے دن میں وہی طرف سے کی تھی کہ ان کو کہہ کر جب میں فراغت کرنے کے لیے نکلا تو میں نے اس کے لیے کہا میں نے دیکھا کہ کچھ بھی ہے یا نہیں، جب کی تھی نظر آتی تھی اس نے مجھے دیکھ کر کہہ۔

فرشتوں کی فوج کیوں نہ تھی:

اگر وہ واحد ہوتا تو آپ کو ایسی ہی قریب نہ ملنے سے اور ساری قوم میں سے خدا کے منصب پر ملامت کے لئے آپ کا انتخاب کیسے نہ فرشتوں کی مدد ملی تو آپ کے ساتھ کیوں نہ لگتی۔ جو عمل تھا آپ ہی خدا ہی کی کرم اور رحمت سے آپ کی بات مٹھانی نہ دے تو فوراً مٹا دیتی۔

مَا تَنفَعُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِأَمْرٍ وَمَا
يَأْمُرُكَ اللَّهُ تَعَالَى
فَرَسْتُمْ لَكُمْ كَامُ (تفہیم) اور اس
کَالُوا إِذَا أُنْظِرْتُمْ
وقت نہ ملے گی ان کو ہمت (ذکر)

ہائے والوں کیلئے کافی نشانیاں موجود ہیں:

یعنی ان سے ملے اب بھی کافی زور تھکان موجود ہیں باقی جن کا ارادہ مانے کو نہیں اور فرشتوں کے لئے یہ بھی نہ کیا کے مہران کے اور میں نے یہ فائدہ ہے۔ حق تو فرشتوں کو زمین پر اپنی قوت کے سوا حق کسی فرض کیا کے لئے بیٹھے ہیں۔ زمین ہی سے فائدہ نہ لے سکتا، تصور نہیں ہوتا۔ مگر عبادت اللہ ہی ہے کہ اب کسی قوم کی سرنگی اور کوشش جانی ہے اور اس سے اس کی تہذیب و ہمت کے لئے ہوجاے ہیں اور فرشتوں کی فوج اس کے طاقت کرنے سے لگتی تھی رہتی ہے مگر اس وقت طاقت نہیں رہی مانی۔ اگرچہ اس کی خواہش کے سوا حق فرشتے ان سے نہیں تو ان سے صرف یہی ایک ساتھ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا کمال کر جائے اور جانی حال ملک و ملک کے باقی نہیں کیونکہ اس کی طاقت نہیں ہے تو آخری صورت ہے جو وہ نہ نہیں ملے ہو چکے اور سب کام ختم کئے جانے کے بعد ضرور پڑی ہوئی ہے۔

إِنْ كُنْ مِنْكُمْ أَلِدٌ كَرُوا إِكَالَهُ تَحْفِظُونَ
ہم نے اس کی ہے یہ سمجھتے ہو کہ آپ کے لئے شہر ہے چنانچہ

حفاظت قرآن کا وعدہ:

یعنی تمہارا دستورہ نہ مٹے اور قرآن لانے والے کی طرف نہ ہونے کی نسبت تو قرآن کے احوال قرآن پر رکھا جائے اور اس کی ہر جگہ سے قرآن کے لئے دالے ہر جہ اور ہر جہ سے قرآن کی ہر قسم کی حفاظت قائم رہا ہے۔ جس شانہ اور صحت سے وہ قرآن ایک شوشہ بارہ روز پڑی ہوئی کے چارائے عامہ میں پکڑ کر رہے گا اور جو تہمت کے ہر طرح کی طرف سے عقل و معنی سے مشکوکا معصوم رہے کہ جو نے کلام نہ لکھا نہ بدل جائے مگر اس کے

رسول و ان کا کمال بھی ہے۔ جس کے ذہن کی عظمت اور عظمت اور علم حضرت کی مودت و ان کی حقانی اور ان کی قرآن کی صورتی و معنی و جو ان میں سلا حلف و ان کا علم معصوم نہ ہوگا تو میں اور سائنس قرآن کی تازہ دہانی عالم اور دین میں سامی ہوگی۔ لیکن اس کے ایک کلمہ کو ہم نہ کر سکتے گی۔

وعدہ کی تکمیل:

حفاظت قرآن کے متعلق: عظیم الشان وعدہ ان کی یہی معانی اور حیرت انگیز حرارت سے چاہئے کہ وہ اپنے دین اور دین کے شعبہ و مقررہ

والتوں کے سر پہ لگے۔

فیر مسلسلوں کا اقرار:

”میرا“ کہتا ہے جس تک اس کی عظمت میں دیا پھر میں آپ کی ہر قسم کی تکلیف میں ہرگز ان کی طرح میں ہوں۔ ہر قسم کی تکلیف میں ہوں۔ یہی ہوا۔ آپ اور یہی حق لکھتے ہیں کہ یہی حق میں سے قرآن کو اپنے حریف سے یہی سمجھتے ہیں۔

حفاظت کے اسباب:

انسانیت حفاظت میں ہے۔ ان میں سے یہ تمہارا خدا کا حق ہے خود حافظی کو عہد کیا ہے۔ ان میں سے قرآن کے حوالہ دیا ہے اور جو کچھ بھی ہو جس کی حفاظت نہ ہو اس کے لئے ان کی طرف سے طرز پر دانی حاکموں سے اس کے حفاظت و ہمت کی اور حفاظت کی کہ اس کے وقت سے تک ایک زور اور جبر میں نہ ہو سکتا کسی نے قرآن کے کوئی گنہ گار نہیں ہے۔ یہی ہے کہ اس کے خلاف کی خود رکھائی میں اس کے لئے ایک وقت و عہد اور ایک ایک کلمہ کو کلمہ کرنا۔ اور ان کی عظمت و سلیقہ میں یہ ہم نے سب جہاد سے آج تک کوئی نہیں اور ان کی عزت میں ہلائی جا چکی جس میں یہ دونوں ان کی قدر و احکام قرآن کی موجودگی اور ان کی جو قابل کردہ ان کے سال کا ہند و متعلق ہے۔ یہی ہے کہ ان میں سے ان کی روٹیں ہر جگہ سے۔ یا ان کے ان کے ہر ایک ان کے زہن کی ان کی عظیم تہذیب پر ہتھ پڑتے ہے یہ کسی طرح قرآن کے لئے ہر کسی کی کلمہ میں ایک ہے۔ ہر آدمی ہر آدمی کا ہند و متعلق کی طرف بہت جانے اعراب کی فرمائش سے ہوجائے ایک ہی اس کو آپ دے۔ یہ دونوں طرف سے لکھی گئے اس کے لئے ہیں جس میں کوئی نہ دے والے کو کلمہ ہی قائم رہے۔ ان کے حق میں سے عقل ہی ایسی ہے۔ یہی ہے کہ ان کے سب ایک شانہ کرتے تھے۔ ان کی طرف سے ”وَلَا يَكُنْ تَحْفِظُونَ“ اور ان وقت کے معنی کو خود ان کی۔ اور یہی ہے

موجودہ قرآن ہی اصل ہے

تمام مل مانتے اس پر صحت۔ جو کہ موجودہ قرآن ہی ہے قرآن ہی ہے

وَحَفِظَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَحِيماً رِزاً

اور محفوظ رکھا جس نے ہر شے کو بچانے کے لئے

مِنْ أَسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ

اور چلا گیا اس نے سنا اور اس کے پیچھے

قُبِيبٌ

نزدیک

شیطانوں کی چوری و انصاف

آج کل کے دنیا میں ہر جگہ کی جگہ پر ہے۔ جس وقت تو کسی کو

بوسے کے وقت تو اس کا ہاتھ بھی دیکھیں وہاں تک ہے کہ ہر شے کو

جسے کہ ایک شے کو ایک مسئلہ کہہ سکتے ہیں اس کے قریب آج کل کے

مذہب کو دیکھیں۔ یہی کہ اس وقت وہاں تک کہ اس کے قریب آج کل کے

پورے خدا کے لئے ہیں کہ اس کے قریب آج کل کے

کی جگہ ہے۔ یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

آج کل کے یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

فرشتوں کی طرف سے آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

آج کل کے یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

یہی کہ اس کے قریب آج کل کے

جیسے سحر میں نرے فعل سے ہند میں بانٹے بیٹے ملے۔ اسی عمل میں دھارے سے ابرہا ہوا۔ (تعمیر علی)

[illegible]

بہوشی نے حضرت علیؑ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ بعد نے جنت کو دیکھا اور اس پر فرمایا: جہنم بھی جنت کا وہ حصہ ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اسے اس کا حصہ بنائے۔
 بیٹری نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ۱۔ جہاں اس میں جنت کے ایک اور لوگوں کے لئے جہنم سے ہمراہی امت پر حکمرانوں کی بارگاہی ہے۔
 امت پر حکمرانوں کی بارگاہی۔

رَبِّكَ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۖ

پیشہ کار ہیں انہوں میں ۱۱ انجمنوں میں
پیشہ کاروں کا انجام:

جو لوگ کھردھریں اور معصی الخوب سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور حسب
مراعات ہست کے انہوں میں نہ جی کے چہلہ۔ عرق نہ سے شیشے اور سونے
میں بکریاں سلطان کے قلعوں کے بعد یہ حاد قلعین مانا گیا ہے۔

ادخلوها بسلامة آمين

کھینٹنے کو کہہ دیں کہ سلاحتی سے غلط (یا کھنڈ) سے
 یعنی فی الحال تمام آفات و محووب سے حج و عمرہ اور زکوة و عقیقہ سے
 کی فکر و غیبت و غمیر بہت اور خوف و ہراس۔ سب سے بڑا

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلِيٍّ اخِوَانًا

جنت میں کیڑے وحش نہ ہوں گا:

یعنی جنت میں پہنچ کر اسی جنت میں ہم کوئی آزمائش نہ ہوتی ہے۔ بلکہ ہم کو جنت میں پہنچا کر اس کے داخل کئے جا رہے ہیں۔ اہل ایمان جو اس پروردگار کا ایک بھائی بن گئے ہیں، ان کو اس جنت میں پہنچا کر اس کے داخل کئے جا رہے ہیں۔ اہل ایمان جو اس پروردگار کا ایک بھائی بن گئے ہیں، ان کو اس جنت میں پہنچا کر اس کے داخل کئے جا رہے ہیں۔

وزن بخ کے دروازے اور ان سے بیاد:

ترجمہ کے مصنفت انیس مہر کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنیم کے سات دہانے ہیں سب سے زیادہ نرم: کہیں کسبِ آخری، ہزاروں آلودہ مشغلوں میں ہزاروں انسان کا دل کے لئے ہر ایک جنیم نے جانے ہوئے روز کا سرمایہ کیا ہوگا۔ جتنی سے ملے گی ان مردوں کی اصل روایت ملے گی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر شاکہ اندیشہ، ہم اسیدہ پر پڑے نہیں سوئے تھے اور فرماتے تھے ہماری ساری سب سے سات ہیں اور اس کے بھی سات طبقات ہیں۔ جنیم، خطر، بلی، ستر، صبر، باوجود، اکسم۔ قیامت کے دن ان (مردوں) سورتوں (اسم) سے ہم اسیدہ و قرآن بقولت کے اور دوزخ پر کفری ہر چہ لگیں اور عرض کرے گی اے اللہ جو چاہا جان رکھا تھا اور مجھے یہ حق قولہ اور نیکو راہ ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ پر خرف کا ظہر:

فطی کی راہ ہے کہ حضرت سلمان فارسی نے جب آیت
وَأَن يَّجْعَلُوا لَكَ خُلُوعًا مِّنْ أَجْمَعِينَ کی تفسیر میں جو کہ ہمارے
اواسی حالت میں تیار وہ ہمارے دے قرار (کہ اگر اہل اندلس نے خلیفہ مسلم
قاسم سے حاضر کیا تھا۔ موصوفی الخلیفہ و علم نے) فرمایا سب (کہ حضرت
لہر یا حضرت سلمان فارسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت
وَأَن يَّجْعَلُوا لَكَ خُلُوعًا مِّنْ أَجْمَعِينَ کی تفسیر میں جو کہ ہمارے
آپ کی کج کمال یا نہایت کج کمال اس سے ارادہ کیا تھا۔ (خیر علی)

لَهَا سَاعَةٌ أَبُولُ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ

اس کے مزاح و ہرگز نہ جس پر دکانے کے واسطے ان میں سے

جزء مقسوم

الکفر فرقہ ہے یا نہ ہو

جہنم کے سات طبقات:

[illegible]

حضرت شہ صاحب کچھ کہتے ہیں: ”مجھے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں
نیک عمل، زکوٰۃ دینے والے، سچے بندہ، غصے کے دروازے ہیں، غصے
والے دروازے نہیں ہوتے۔ شاید بہشت کا ایک دروازہ زکوٰۃ دینے والے کے

یعنی خدا سے ڈار کر یہ بے حیائی کے کام چھوڑ دو اور اپنی مہمانوں کو حق مت کرو۔ قریش تم میں رہتا ہوں، میری بی بی و بی بیوں کے پاس نہ جانا ہے میں مہمانوں کی نظر میں کدہ رہتی ہوں اور اب یہ بھیکوں کے کہتی مہمان ایک آدمی بھی ان کی عزت نہیں کرنا دینا کا بوجھ مانتا ہے۔

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿۱۱﴾

یوے کیا ہم نے تجھ کو منع نہیں کیا جہان کی حمایت سے

قوم والوں کی بے حیائی:

یعنی ہر پہلو پر دیکھیں اگر آپ کو ابھی آج دو سو تین سو بے رحم گروہ تھے کہ تم کسی ایسی کو نہ مت رو نہ اپنا مہمان بنانا۔ ہم کو اختیار ہے کہ آپ سے آئے والوں کے ساتھ جس طرح چاہیں پیش آئیں۔ آپ کو کیا ضرورت تھی ان کی کہ خود کو لوہان اور جوانوں کو اپنے یہاں خیر و اطمینان دے ان سے قرب ہو کر آپ سے کہ وہ لوگ پیش پیش مسافروں کو اپنے افعال شہید کا شعلہ مشتلاتے ہو گئے اور حضرت کو مدعی اسلام اپنے مقدمہ کے موافق غریب مسافروں کی حمایت اور ان اشقیہ کو انفاق خیراتوں سے باز رکھتے ہو گئے۔ (تحریر: جلی)

قوم کو اے (خداوند) امر و پرست ہونے کے (بروز) لگی تھے راگھو و کوہا کرتے تھے حضرت کو پتہ نہ تھا ایمان اس فعل سے ان کو منع کرتے تھے۔ (تحریر: جلی)

قَالَ هُوَ آءِ بَدَيْتِي إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ﴿۱۲﴾

یوہا ہے حاضر ہیں میری بیٹیاں اگر تم کو کڑھنے

حضرت کو مدعی اسلام کی دعوت:

یعنی وہاں تم نے مجھ کو اپنی قوموں کی حمایت سے روکا لیکن میں پوچھتا ہوں اگر ان دنوں کا ملنا کیا ہے؟ یہی نہ کہ میں تمہاری عداوت و نفرت شہوت رانی کے درخت میں جاگ رہا ہوں۔ تو خود کو راہ اور اقصائے شہوت کے محال مواقع تمہارے سامنے موجود نہیں رہا کیسے ہے اور وہ راہ کا رہی کے مہنگے ہوتے ہیں؟ تمہاری بی بیوں (جو میری بی بیوں کے برابر ہیں) تمہارے گھر میں ہیں موجود ہیں اور تم میرے کہنے کے موافق عمل کرنا اور اقصائے شہوت کے مشرور و مفسد طریقہ پر چلو، تو حمایت برآری کیلئے دو کافی ہیں۔ یہ کیا اہمیت ہے کہ محال اور حسری جی کو چھوڑ کر حرام کی گدگد کی شہوت ہوتے ہو۔

لَعَلَّكُمْ إِنَّا نَعْنِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۳﴾

قسم ہے میری جان کی دنیا میں (تجھے) میں نہ ہوں میں

مانع ہوگا کہ چپے مار کر بھیکیں۔ اس طرح وَلَا يَلْقَئُكَ مِنْهُ لَخَدُّ كَافِرًا انتہال ہو سکے گا اور وہ لوگ خمر کے مقام سے بھیڑ دیں گے اور آپ کو نہ کامیابی و یقینان بھیکیں گے۔

وَأَمْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿۱۴﴾

اور چلے جاؤ جہاں تم کو حکم ہے

یعنی ملک شام میں جاؤ کہیں امن کی جگہ جو خدا نے ان کیلئے مقرر کی ہوگی۔

وَقَضَيْنَا إِلَيْكَ الزَّكْرَانَ دَابِرَهُوَ آءِ ﴿۱۵﴾

اور مقرر کردی ہم نے اس کو یہ بات کہ ان کی

مَقْصُودٌ مُّصِيبِينَ ﴿۱۶﴾

برکے کی تیغ ہوتے

مک کو خدا آئے گا:

یعنی کو مدعی اسلام کو خدا کے کھڑے سے ہم نے اپنا جملہ تارک کہ خدا اب کچھ اور نہیں۔ (تحریر: جلی) کہ تم اس کو مدعی اسلام کہ اپنا جملہ تارک کہ خدا اب مطلب ہو کہ تم سے ہی مذہب شروع ہو چکا اور اشرق تک سب ممالک تم کو دیا جائیگا کیونکہ میری جگہ "قسطن" کے چلنے "مشرقی" کا لفظ آئے۔

وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۱۷﴾

اور آئے شہر کے لوگ خوشیوں کرتے

یعنی جب تک کو خدا کے یہاں دے حسین و کمال کے مہمان ہیں تو اپنی حالت پر کی جیسے ہلے خوشی ہوئے اور دڑتے ہوئے ان کے مکان پر آئے اور کو خدا سے مطالبہ کیا کہ انہیں ہمارے حوالہ کر دو۔

(تحریر: جلی) وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ میں "وَأَوَّلُ" مطلق منع کے لئے ہے۔ یہاں ترتیب واقعات بیان میں کو خدا کی سورۃ اور ان اعراف میں یہ قصہ گزیر دیکھنا ہے کہ کیا کیا جانے اور ان کے فوائد کا ذکر کیا جائے۔

قَالَ إِنَّ هُوَ آءِ صِنْفِي فَلَا تَفْضَحُونَ ﴿۱۸﴾

کو خدا نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھ کو رومامت کرو

حضرت کو خدا کی پریشانی: کیونکہ مہمان کی عظمت و بزرگوں کی دہائی ہے

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْذَرُوا ﴿۱۹﴾

اور ڈرو اللہ سے اور میری آبرومت کھو

روایت میں آیا ہے کہ اس آیت کے نزول سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسلام والہان کی دعوت پر شیعہ و طوہرین یا کرتے تھے۔ (شمس طبری) ا
تخلیف دارشاد میں مذکور ہے کہ تاریخ دستخطات

فَاَصْدَغَرِیْمًا تَوْمَرًا ۝ اِس آیت کے نزول کے بعد سے پہلے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام چھپ چھپ کر عبادت اور عبادت کرتے تھے،
اور تخلیف دارشاد کا سلسلہ بھی شیعہ کی ایک ایک وہود و کفر کے ساتھ جاری تھا، لیکن
انہما و اعلان میں گذار دیا، اور انہما کا لفظ تھا، اِس آیت میں حق تعالیٰ نے
استہزاء کرتے والے اور اپنے والے گذار دیے، اِس آیت کے نزول کے بعد وہود
واری نے اِس آیت کے اِس وقت سے لے کر اِس کے ساتھ اعلان و اعلیاء کے ذریعہ
تکذبات و عبادت اور تخلیف و دعوت کا سلسلہ شروع کیا۔ (صحابہ قرآن مکتبی اعظم)

اِنَّا لَنَكْفِيكَ الْمُسْتَغْفِرِينَ ۝

ہم بس (کافی) ہیں تیری طرف سے گھٹنے کرتے والوں کو

استہزاء کرنے والوں کو ہم کافی ہیں:

یعنی دنیا و آخرت میں ہم سب گھٹنے کرتے والوں سے بہت ہیں گے آپ
بے خوف و خطر تخلیف کرتے رہے آپ کا پائل بکا نہ ہوگا۔ (تفسیر حاشی) ا
اِنَّا لَنَكْفِيكَ الْمُسْتَغْفِرِينَ ۝ یہ لوگ (آپ پر) استہزاء کرتے ہیں ان
سے گھٹنے کے ہم کافی ہیں۔ یعنی ان کی جزا کا ادا دین کے سن کو ہم کر دیں
گے۔ یعنی گھٹنے سے انہوں نے اپنے نبی کو گمراہ کر دیا کہ تم اللہ کا حکم پکارو۔ اللہ
کے حکم کی صحت اور تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔ مذاق دانے والوں اور
تم سے محسوس کرنے والوں کے ساتھ یہ بھی اللہ نے تمہاری مدد کی۔

استہزاء کرنے والے ہلاک ہو گئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استہزاء کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کی فہمی اڑانے والے قریش کے پانچ سردار تھے۔ (۱) ولید بن مغیرہ
عزوزی۔ یہ سب کا سرگروہ تھا (۲) حاس بن وائل سبکی۔ (۳) اسود بن
الحطب بن عمار بن اسعد بن عبد العزی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو بدعا و عادی بھی اور فرمایا تھا اے اللہ اس کو اٹھا کر دے اس کو اٹھ
کر دے۔ (۴) اسود بن عبد مناف بن وہب بن مناف بن زید و۔ (۵)
عمار بن قیس بن الحارث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استہزاء
کرتے اے کعبہ کا حوالہ کر رہے ہیں۔ ولید بن مغیرہ آپ کی طرف سے
گزارا اس لئے جو بکس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پہ پہلو
کھڑے ہو گئے اور کہا تمہارا ہے تو دیکھ یہ کیا ہے۔ رسول اللہ نے جواب
دیا یہ اللہ ہے۔ حضرت جبریل نے کہا آپ کا کام (اللہ کی طرف سے) پورا
کر دیا گیا، پھر جبریل نے ولید کی پٹائی کی طرف اشارہ کیا پتا چلا ایک
روز ولید کی خزانہ کی آبی کی طرف سے ہو کر نکلا وہ مجلس اپنے تیروں کے

بعد سے سواریاں کرتے گا۔ یہاں تک کہ فرمائے گا یہ تو نے بڑی بات دیکھی
تو اس کا رد کیا نہیں کیا۔ اس جنت اللہ لو اس کے دل میں کچھ اور اب وائل سے گا۔
بندہ عرض کرے گا میرے سب میں تھو سے امید لگے ہوئے تھو کو لوں سے
بچھڑے (اس نے غامضہ ہوا اس کام کو لے کر رہا تھا)۔

سمجھیں میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک (امداد) انہما سے اور جس کی گھڑائی اس
کے سپرد ہے اس کے متعلق باز پرس اس سے کی جائے گی۔ عام سب لوگوں
کا (امداد اور انہما سے اس کی رحمت کی باز پرس کی جائے گی۔ صرا
اپنے گھڑاؤں کو سپرد کرے۔ اس سے گھڑاؤں کے متعلق باز پرس ہوگی
رحمت اپنے شوخ کے گھڑاؤں کی اور اس کے بچوں کی امداد سے اس سے
اس کے مسخرہ اور میں اپنے والی) اس کی رحمت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ غلام
(مثنیٰ غلام) اپنے آقا کے مال کا گھڑاؤں سے اس سے آگے کے مال کے متعلق
باز پرس ہوگی۔ قرآن تم میں سے ہر ایک گھڑاؤں (یعنی امداد) اسے اور جس کی گھڑائی
اس کے سپرد ہے اس کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی اس موضوع کی احادیث
حضرت انسؓ کی روایت سے ان میں اہل بیتؑ اور غیر اہل بیتؑ کی بیان کی ہیں۔

پیشواہ سے باز پرس:

طبرانی نے تفسیر میں حضرت قتادہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے حضرت
قتادہؓ نے فرمایا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ
علیہ وسلم فرما رہے تھے جو شخص بھی کسی قوم پر (مسائل پیشواہ، حاکم، ولید وغیرہ)
ہوگا قیامت کے دن وہ اس قوم کے آگے گھٹنے اٹھائے ہوگا اور وہ لوگ
اس کے پیچھے ہوں گے۔ قوم کے متعلق اس سے باز پرس کی جائے گی اور قوم
والوں سے اس کی بات چیت چھانچا لے گا۔ (تفسیر مکتبی)

فَاَصْدَغَرِیْمًا تَوْمَرًا وَاَعْرَضَ عَنِ

موتن اے کھول کر جو تھو کو گم ہوا اور چڑا نہ کر

الْمُشْرِكِينَ ۝

مشرکوں کی

حق کا واضح اعلان کیجئے:

یعنی کہنے میں کوئی نہ کیجئے غیب کھول کر دعویٰ بیانات پہنچائیے۔ یہ
مشرکین آپ کا بھانڈا بنا دیکھیں گے۔ (تفسیر حاشی) ا

فَاَصْدَغَرِیْمًا تَوْمَرًا ۝ آپ کچھ یہاں پہنچا لیں اعلان بیان کیجئے۔
حضرت ابن عباسؓ نے ممدوح کا ترجمہ کیا ہے۔ ظاہر کردہ۔ اللہ نے
اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اخبار و دعوت کا حکم دیا ہے عبد اللہ بن عبد دی

نکستہ اس آیت میں اللہ کے لیے ہر قسم کے اجر اور ثواب

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ

”خود کو تو اپنے اندر سے جو بھی سوچے بھڑکانے“

خَصِيصٌ مُبِينٌ

۱۰۰

اپنی پیداوار میں خود کو

میں نہایت ہی لطیف و انتظام رست کے اندر پیدا کیا۔ تم کو، فی
نعمت میں خود کو تو حق تعالیٰ کی قرب و درجہ نعمت و قدرت و
بزرگوں کی اس پستی و پستی سے خود کو بے جا و بے جا
حق نہ خود کو وارا و دہشت کرنے کے کاش خود کو اس حق کو کوئی
عامد میں بھڑکانے کی طرف سے وارا و دہشت کرنے کے کاش خود کو اس حق کو کوئی
حق تعالیٰ نے خود کو تو حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت
اور اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت
نعمت و قدرت و بزرگوں کی اس پستی و پستی سے خود کو بے جا و بے جا
بات بات میں خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت
سے خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

خود کو اس حق تعالیٰ کے لیے یہ بھی قرب و دہشت

تفسیروں کا نصب العین:

یعنی تو یہی تفسیر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و دہشت و قدرت
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

سجادت و ارکان:

تو اس میں اس کا تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَعْيُنٍ

”اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین غیب غیب سے“

تَعَلَّى عَنَّا وَيَشْهَدُ لَنَا

”ان کے شریک نہ تھے“

نعمت و قدرت و بزرگوں کی اس پستی و پستی سے خود کو بے جا و بے جا

اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین غیب غیب سے
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَعْيُنٍ
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

ہادی کمالی۔ خود صاحب کمال علی حق کے مثال ہیں اور پانچ آدمیوں کے
اور گھوڑوں کے گھر، غنیمت کے گوشت اور ہر ایک کھجور، اور زرد اور ہر ایک
چنے کے تیار کیے والا ہندو تھام ہے۔
گھوڑے کے گھر سے ہر سواری:

ان میں سے وہ ہیں کہ پہلے گھوڑوں میں دھند اور جھلک، حتیٰ حد
تعلیل نے حضرت اسلمین کیلئے اسے طبع کر دیا۔ وہ آپ نے اسرائیلی
وادیوں میں بیان کیا کہ جو جوتی ہووے گھوڑے پیدا ہوتے ہیں، واللہ
علم ان کی تھوڑی جانور ہیں ہر سواری لینے کا جو زور تو ان کے انگلیوں سے ثابت
ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھر یہ ہے جس کی پانچ سواری آپ صلی
اللہ علیہ وسلم سواری کرتے تھے۔

خجور کی پانچ سواری:

ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ گھوڑوں اور آدمیوں سے
لایا جائے پر راستہ ان لیے ہے کہ نسل قطع نہ ہو جائے۔ حضرت دیکھ لیتے
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
امارت دے دی تو ہم گھوڑے اور گھوڑوں کے گھر سے ہر گھر کی اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہر سواری ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ وہ کرتے ہیں
جو علم سے کہتے ہیں۔ یہ خبر ان کی ہے۔

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۵۱﴾

اور پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے

ان دیکھی مخلوق:

یعنی جن چیزوں کا وہ نہ جانتے تھے وہ ان کے علاوہ حق تعالیٰ پر اسے نشان کچلے
اور چیزیں پیدا کرتا ہے جو کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی تفسیر فی ظلال خبر بھی نہیں اس
تہہ سب سہوید ہیں ان کی خبر تو اس تک نہیں رہی۔ (تفسیر حلی)
یعنی جنت میں مسخران کے لئے اور اور ان میں کافروں کے لئے ان کی
انکہ خبر نہ لکھیں یہ کہ ان میں کافروں کی خبر نہیں۔ ان کی آنکھوں میں
کہ یہ کہ ان کی آنکھوں میں نہ لکھیں کہ ان کی خبر نہ لکھیں کہ ان کی خبر نہ لکھیں (تفسیر حلی)

وَعَلَىٰ لَٰلِہٖ قَصْدُ السَّبِيلِ وَہُنَا جَابُورٌ

اور اللہ تک پہنچنے کے سہولت راہ اور بعض راہ کی بھی ہے

روحانی منزل کا راستہ:

پہلے ذکر فرمایا کہ تم جہالت کی جگہ پر سہوید رہتے ہو اور وہ تم کو

سازگار ہر سب کے شہد کہ کھلیں گھوڑوں کے گھر اور منزل حضور ہے
ہیں۔ یہ پانچ سواری ہر سواری کا حال ہوا۔ ان کی رہنمائی ہے۔ اب
اور حضور ہر سواری کے طرف کام نہیں ہوتا۔ ان کی رہنمائی ہوتی
ہے کہ ان کے منزل حضور تک پہنچنے ہوا ہے ہی خدا تعالیٰ کیلئے کہ یہ جہالت بھی
کھا رہا ہے۔ جس کی جگہ سواریوں کی اور ان کے ہاں اور ان کے ہاں میں نورانی
حق تعالیٰ کی قدرت اور حکمت اور قدرت پر ایمان لانے کا اور یہ حق تعالیٰ
کی سواری راہ اہل نے کئے خدا تک پہنچ جائے۔ لیکن جس کی جگہ میں
نہیں اسے سیدھی سڑک پر پہنچنے کی جگہ نہیں جہالت ہے۔ وہ ایک راہ
نہیں کہ پہنچ کر انہوں میں پڑا جھکا رہے گا۔ وَقَدْ خَلَقْنَا سُبْحَانَ
وَعَلَىٰ لَٰلِہٖ قَصْدُ السَّبِيلِ وَہُنَا جَابُورٌ (تفسیر حلی)

اللہ تعالیٰ نے ہر راہ میں قدرت کیلئے کہ یہ جہالت ہے کہ جو کھلیں
راہ پر پہنچے گا اللہ تعالیٰ کی جگہ۔ کھلیں سب راہ کا سہوید ہے کہ ان کے جگہ
جہالت کا سہوید ہے کہ جہالت میں رہے سہوید ہے یا نہ کہ نہ جہالت
کلام کا تصور صرف راہ ان کا بیان ہے۔ علیہذا جہالت کا سہوید ہے کہ ان کا
ہے۔ قصداً السبل صرف راہ سخت ہے۔ لہذا جہالت کا سہوید ہے کہ
اور دعوت و غرضیات خبر کا۔ (تفسیر حلی)

وَلَوْ شَاءَ لَہٗدُ سَکَرٌ أَجْمَعِينَ ﴿۵۲﴾

اور اگر وہ چاہے تو سیدھی راہ سے ہم سب کو

جبر حکمت کے خلاف ہے:

یعنی خدا کی جہالت سے جہالت نہیں تھا کہ ساری دنیا و فہم کی راہ
راہ نہ لکھیں ان کی حکمت تھیں ان کی کو سب کا فہم ہی و حکم الہیہ
کرتے نہ کہ وہ کہے۔ جہالت کہ ہم پہلے متحدہ سواری میں ان کی خبر نہ
کر چکے ہیں۔ (تفسیر حلی)

هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً لَّکُمْ مِّنْہٗ

وہی ہے جس نے ہمراہ آسمان سے تمہارے لئے پانی اتار دیا

لَّکُم رِیَاقٌ وَہُنَا شَجَرٌ فِیْہِ ثَمَرٌ لِّمُؤْمِنٍ

پہنچنے والی راہی سے درخت ہوتے ہیں جس سے پانی پڑا ہے

یعنی پانی پینے کے قابل بنایا اور اسی سے درخت، گھاں اور درخت
ان کے جس سے تمہارے جانور چرتے ہیں۔ (تفسیر حلی)

اور چاندنی سے عرض کا کہہ کر، چھریاں لے کر آئیں گی۔
 حضرت خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَمَا أَقْبَلُ لَهُمْ مَقَادًا أَتْرُكُ رَبِّكُمْ

اور میں اپنے رب سے نہ کیا اتارا ہے نہ اس سے آپ نے

قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

(پس) کہاں ہیں پہلوں کی

قرآن کے ساتھ منکرین کا سوک:

یعنی اختلاف الکلام یعنی اختلاف مذہب اور اختلاف مذهب ان
 مذہبوں سے کہتے ہیں یہ وہ مذہب جو ان میں سے ایک مذہب سے اور جو
 امتیاز سوال کرتے ہیں کہ "کون سے رب سے کیا ہے" اور "کون
 مذہب ہے؟" قرآن نے جو یہی عباد اللہ کا انکار کیا ہے، چنانچہ اسے
 ازو یک کہا ہے اور اس میں غلطی کم از کم ہے جس کی کہیں تک ہے چنانچہ
 تو کہتے ہیں کہ اصلاً اللہ (قرآن میں) نہ دیکھی گئی ہے، بلکہ کہ کتب
 سابقہ اور اصل رسالت کی بجائے اس سے منہ پھری (تو یہ نبوت، رحمت اور انبی
 وغیرہ اور چند کھنڈے کا یہ سلسلہ ان کی ہیں۔ (تفسیر رحل)

مشرکین کہتے قرأت:

بائیں مذہب وہ مذہب ہے جو کہ کتب میں نہیں ہے، نبوت کا وہی کیا ہے
 قرآن نے یہ مذہب میں نہیں دیا ہے، بلکہ یہ وہی مذہب ہے
 لہذا، یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں جو مشرک ہے، وہی ان کو کہہ سکتا ہے کہ اللہ
 علیہ السلام کے پاس ہے نہ اللہ کے لئے حضور تھے، بلکہ کہ وہ اللہ
 کیا سنتے تھے کہ کام تیار ہے ان کو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کا بھلا ہوا
 نہیں ہے بلکہ وہی کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ ہی ہیں۔ (تفسیر رحل)

رَبِّعْمَلُوا أَوْ زَارَهُمْ كَيْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

تاکہ انہیں دیکھو اپنے رب سے اور قیامت کے

وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّوْهُمْ يَغْيِرُ

اور انہوں نے ان کو بگاڑتے ہیں یا غیبتیں سناتے ہیں

عَلَيْهِمُ الْآسَاءُ مَا يَزِيدُونَ

یہ وہ ہے جو انہیں بگاڑتے ہیں

انہیں چاہیے:

یعنی اس کہنے سے انہیں جو، بلکہ اصلاً اللہ (قرآن میں) نہ دیکھی
 نظر آتا ہے، تو وہ ان کو بگاڑتے ہیں اور اس طرح کے بگاڑوں کی
 پہلی جگہ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اللہ کے لئے اس طرح کے بگاڑ
 کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہیں انہوں نے بگاڑتے ہیں۔ انہوں نے انہوں
 کو دیکھی دیکھی کہ انہوں نے بگاڑتے ہیں۔ انہوں نے انہوں
 میں صلاۃ کاں عبد میں لایم علی الذم من عبدہ لایقص ذلك
 من انہم عندہ۔ قال اللہ تعالیٰ لایعذبکم اللہ و لایعذبکم اللہ و لایعذبکم اللہ
 (تفسیر رحل) انہیں چاہیے:

یعنی انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 سے کہتے ہیں کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 کا یہ ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 ہے (اسی طرح ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں)

راہی کا یہ ہے:

اور اس طرح اس مذہب میں کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 کہ ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 کا یہ ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 کے وہ انہوں میں وہی نہیں ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 (یہ انہوں میں سے وہی نہیں ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں)

حضرت شریف میں ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 ساتھ ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 طرف ہائے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 انہوں کے لئے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 کے ساتھ کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 سے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں
 انہوں میں وہی نہیں ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ

اللہ دیکھتا ہے کہ انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں اور انہوں نے انہوں کو بگاڑتے ہیں

لَا تَكُنْ فَيَكُونُ

ہر جاؤ اور ہو جائے

یہی اللہ کے ارادے کی دیر ہے:

پھر اس نومہ روز کو ذکر کیا یہاں تک کہ

(عبر) "لَا تَكُنْ فَيَكُونُ" کی بحث پڑا، اہم راہوں کی بحث ہوئی۔

اگر میں ملاحظہ کرتی جاؤں تو صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے

سے ایک نیکوئی کے لئے بھی ہر وہاں تک نہیں ہو سکتا۔ ارادے کے بارے میں

کاہنیت سہولت و سرعت سے فوراً واقع ہونا اور کسی انی دعائی کا حرام نہ

کرنا تاہم یہی خلاصہ اس جملہ ہے۔ (تقریباً ۱۰)

اللہ تعالیٰ کی خالقیت:

خلاصہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عقل الہیہ قدرت سے چار گنا بہتر

اور چار گنا فوق کی عقلی مخلوق میں رہنے والی اور اسباب کا تسلسل نہیں

ہونا اور کسی چیز کا جو اس سے بہتر ہو سکتا ہو جس کی عقلی انجمن سے اللہ تعالیٰ

تھکان کا تکلیف کتنی بڑی دہشت کا کامیاب رہا۔ لہذا "لَا تَكُنْ" اور "لَا تَكُنْ"

تھکان سے انجمنیت کے خلاف ہے۔ لیکن جب کہ کوئی مادہ نہ تھا تو نہایت

بہتر کوئی فکر اور عقلی عمل کیا۔ اللہ کے تمام چیزوں (جیساں تک کہ خود اللہ)

کو بغیر خود اور عقل کے بنی مرتبہ پیدا کرنا اور وہ جیتا۔ مثال میں

ہو سکتی ہے اور ہر وہ چیز کہ انجمن میں ہو سکتی۔

بندے کا جھٹلانا اور گالی دینا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

وہاں فرمایا کہ بندے نے یہی گندی کی گالیوں کے لئے یہ نہ تھا اور میرے

بندے نے مجھے گالیوں دینے کے لئے مناسب تھا۔ بخاری میں ہے کہ اس نے

کہا کہ میں نے یہ خبر سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

وہاں کہانی گفتگو میرے لئے (اور گفتگو سے اس کے لئے) جو گالیوں کی کہ

لے گا کہ نہ اپنے لئے اور اللہ تعالیٰ کی کہی، نہ اس میں ایک جہل ہے نہ ہوا

نہ میں کسی گالیوں سے کہی جائے میری عقل کوئی بھی نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہاں تک کہ کالیوں کی تو یہ ہے

کہ اس کے یہی میری ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی پاکہ دل ہے نہ اپنی یا اللہ تعالیٰ

کرنے سے۔ وہاں اللہ تعالیٰ۔

شان نزول:

عبداللہ بن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے (قیامت پر) کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت بات ہے مگر

آخر لوگ نہیں جانتے (کہ اللہ کے لئے وہاں کے خلاف ہونا ممکن ہے) یا یہ

عقب ہے کہ آخر لوگ قیامت کا یقین نہیں رکھتے کیونکہ وہ نہیں جانتے

کہ قیامت کا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شکار ہے۔ اس کے علاوہ ان کی

فقرتیں کہہ رہی ہیں۔ خصوصاً کہ یہ دلی ہے۔ ہر معمولی حادثہ کے واقع

ہو کر کالی جاتی ہیں۔ (عبر ۱۰)

ابن آدم خدا کو جھٹلاتا ہے:

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں آدم

خدا سے کہتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں

لاؤں کہ خدا نے کہا کہ جھٹلاتا تو یہ ہے کہ یہاں تک کہ میں کہتا ہوں کہ خدا

کو بغیر خود نہ کہے گا میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں

اکم لوگ جانتے نہیں (اور ان کا جانتے نہیں تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں جانتے تھا کہ میں جھٹلاتا ہوں یا نہیں

جو کہ میں چاہتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہوتے ہو اور زیادہ داتے اور بہتوں پر جو تو ان سے اذیت داتے تو ان سے اذیت دانا میں کمال کرنا ہے۔
 پیچھے جاتے (پسین کر) حضرت ابو ذرؓ کو نے کالی میں درخت ہوتا کو ان کو شک دیا جاتا۔ وہاں احمد لڑی دینا بلکہ اسی کی۔ (تفسیر طبرانی)

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا
 اور کہا ہے اللہ نے مت بکرو مہمور وہ
 إِنَّمَا هُمْ زُورٌ وَأُولَئِكَ يَكُونُ لَكُمْ
 وہ مہمور ایک ہی ہے جو تم سے اور

نقطہ اللہ کی تم بھی عبادت کرو:

یعنی جب ترم، ہائی دین کی حق ایک خدا کے سامنے ہے اعتبار مرنکو
 اور عاجز و مقہور ہے مجرب و است میں کوئی دوسرا شریک کہاں سے آکیا
 جو سارے یہاں مالک و مطلق ہے نہ اس کی عبادت ہوتی چاہے اور اسی
 سے اور اچھے۔ (تفسیر طبرانی)

وَلَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ
 اور اسی کا ہے جو کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اسی (اسی کا)
 السَّمِیْنِ وَاصْبِرْ
 اللہ کی عبادت ہے میری

ہر چیز میں اطاعت نہ کھوئی گی:

یعنی تم بھی عورت پر میری عبادت کی عبادت و اطاعت پر مجبور ہے
 فَخَلَعُوا ثِيَابَهُمْ وَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 طَوَّعُوا لَهُمْ وَأُولَئِكَ يَكُونُ لَكُمْ
 بیش اس کی عبادت کرنا ہے۔ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (تفسیر طبرانی)
 اور میں نے "وَلَهُ" کو جو اس کے حق میں ہوا یعنی ایک و ہکا دانی نہ اس کی ایک
 خدا کی طرف سے ہے کہ اللہ اعظم۔ (تفسیر طبرانی)

اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں:

میں نے دیکھا کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت میں عبادت کے واسطے کہ ہے کہ محل
 اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہ کرنا
 اطاعت (کافر) تو کس میں ہے (اور منوع کا کتاب کسی کے علم سے دست
 نہیں) کہ اللہ کے خلاف کافر کی عبادت ہے کہ نہ کرنا عبادت کے غیر کسی کی

اطاعت نہ کرنا جس کی عبادت ہے۔ سو کوئی ملک نہیں، ملک اپنی ملک۔ میں سے
 چاہے صرف اس کے لئے ہے غیر مالک، اللہ کی عبادت کے بغیر صرف نہیں کرنا
 و اصحاب کا معنی:

یعنی کافر اور کافر اللہ کی عبادت دینے کا اسی کو ہے۔ اصل میں صاحب
 عبادی کو کہتے ہیں۔ صاحب و مدد زید کی ہوگی۔ اللہ سے عبادت کی عبادت
 صاحب کر لے ہے۔ ایک آیت میں فرمایا ہے وَكَانَ عَقْدٌ وَصِيَّتْ
 حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا: ۲۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبادت کی تھی۔ (تفسیر طبرانی)

أَفَعَبَّرَ اللَّهُ عَنْكُمْ فَمَنْ
 سو کہ سوئے اللہ کے کیا کا کلام کہنے کو ہے اس سے اور جو بلکہ تبار
 يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْسَكُمْ
 اس کے چست ہونے کی طرف سے میری عبادت ہے تم کوئی (اس سے)
 يَجْعَلُونَ
 فرماتے ہیں اس کی طرف سے ہے:

سب عبادت اللہ کی ہیں عبادت بھی اسی کی ہے:

یعنی سب بھلائیوں کو میں اسی کی طرف سے چاہتا ہوں کہ ہر ایک برائی یا کفر
 کا ترک کرے، اسی کی عبادت میں ہے چاہے جب کوئی سخت مصیبت میں
 نہ ہو بلکہ ہے۔ جو کلمہ ہے کہ شریک اسی کی ہر وقت سب ہمدے کے پیچھے کرنا
 کو کہہ کر لگنا ہے کہ ان عبادت اللہ کی عبادت ہے۔ صاحب اللہ فیہ
 عبادت اللہ کے بعد کے عبادت کا کام نہیں، جس کے بعد میں عبادت اللہ کی عبادت
 عبادت اور ہر قسم کو مع ضرر سے اور جو کوئی ہے جو اس کی عبادت میں عبادت
 سکے۔ (تفسیر طبرانی) کہ اللہ کی عبادت ہے۔ (تفسیر طبرانی)

مصیبت بھی تو اللہ ہی دور کرتا ہے:

لَقَدْ كَانَ عَقْدٌ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ
 و لہذا کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ لای ہوتا ہوں اس کے ساتھ اللہ کی عبادت
 رجوع کرتے ہو۔ جس کے سامنے اس کے کسی سے دفع مصیبت کے لیے اور اسی
 نہیں کرتے۔ (تفسیر طبرانی) کہ اللہ کی عبادت کرنا اور فرمادہ۔ (تفسیر طبرانی)

لَقَدْ كَانَ عَقْدٌ لَكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ
 میری عبادت کرنا ہے تم سے عبادت ایک فرقہ میں سے ہے

[illegible]

جسمانی قوتوں:

جیلو شیعہ ائمہ کیوں؟ شدہ جہاں نعت غلطی کے واقعات و غلط کام ہو رہے ہیں۔
 ان میں امرائے شیعہ کے لئے اعلیٰ شعلہ کی جہت ہے۔ ان کیوں کہ ان کا حلقہ کار جہاں نعتیہ
 عیوض غلطی میں جہر کرنے میں جس سے متونی عیوض اور پاکیزہ و پاکیزہ
 کر کے بے غلطی مگر ہر ذائقہ کو گھسی پٹنے کی جہت میں شیعہ اور
 کہہ سکتے ہیں ان کے جہر میں کئی نہ ہو گا۔ اعلیٰ امرائے شیعہ اور
 اور دوسرے امرائے شیعہ کی دوسرے اجزاء کے ساتھ شیعہ اور شیعہ استعمال
 اور اسے اعلیٰ شعلہ میں بخور۔ غرض میں ان کا کمال کرتے ہیں۔

پھوڑے کا علاج۔

صفت میں لڑنے سے متعلق روایت میں ہے کہ نبی نے ہرگز ہرجا
 نہیں کیا، تاہم ہر شہد کا سپر کے معنی کرتے ہیں لوگوں نے اسے
 نبی کی جد پر مبنی ہے اب میں کہوں کہ یہ وہ نبی ہے کہ ان کے لیے اسے
 خلق سے نکھڑا کر **فَخَلَقْنَا مِنْ عَرْوَةٍ** آدمی؟

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ دبیلائی مولا کرتے ہیں جیسا کہ
 عیسیٰ کا اپنے آپ کے متعلق گفتگو سے حدیثِ قدسی میں فرمایا: اے
 لوگو! جو حق تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا، وہ تم کو دوبارہ پیدا کرنے کے لیے
 تم کو دوبارہ پیدا کرنے کے لیے تم کو دوبارہ پیدا کرنے کے لیے تم کو دوبارہ پیدا کرنے کے لیے

تقریباً چھ سو سال پہلے:

نیت سے معلوم ہوا کہ اصل و شعور انہی فرما گئے اور دوسرے یہ گناہوں
کا گناہ ہے۔ ذرا غور کریں کہ انہی فرما گئے اور دوسرے یہ گناہوں

ادان کے بچوں کی نہ تھا۔ یہی ہم سب کے لئے بھی کثرتِ اقل کا جوہر
 درود کا اظہار کئے ہوئے ہے۔ یہ کثرتِ ہدایاں جماعتِ سرگرمی سے اپنے
 فرائض سرانجام دیتی ہیں۔ ادنیٰ ملک کے نظم کو مل اور اسے قبول کرتی ہیں
 ان میں سے اگر کوئی گندگی چھو جائے تو چھینے کے دو زبان اسے ہاتھ دے کر لے
 لیتا اور ملک اس میں لڑتی ہے۔ ان کے زیورات انگیزہ نام و دھن کو سرنگ
 کو لچکا کر ان سے حیرت میں نہ پاتا ہے۔ (الوحید) (معارفِ غفر)

شہد کا حق :

موتوانا کو تو سب بھگت سے چوہا چرتا رہتا تھا جس میں سے یہ ایک چاریت
 ہے جس میں شکر کا نام ہے کہ اگر وہ یہ بات قائل ہو رہے کہ ہر چارہ نورانیہ
 ہے جسے سب کے لئے کھانا تو ہوتا ہی ہے پھر ان اہل علم سے "تھرا" کی تفسیر کا حکم
 کیا کہوں گا جس میں کیا خصوصیت ہے پھر یہ سب لفظ کی "تھرا" کا استعمال فرمایا
 اور انسانی دماغ میں کھانوں کے لئے کھانا ہے اس سے اشارہ ایک تو اس
 طرف کرتا ہے کہ کھانوں کا چھوڑنا چھوڑنا ہے جس کے لئے پہلے سے یہ حکم
 تھا کہ ہاتھ دوسری طرف اشارہ کر دیا کہ جو کھانا کھا کر دے اس میں نورانیہ
 کے لئے کہ جس کی طرف توجہ اس کے لئے کیا جائے وہاں فی مصلحت جس کی
 کوئی چیز چھان کے کھانے کو نورانیہ کے کھانے سے متعلق ہوتے ہیں جن کا کھانا
 اور ان کی تھرا کی مشاعرہ اور ان کی تھرا کے کھانوں میں سے ہوتے ہیں
 کا کھانا دوسرے بھی ان کو ان کی تھرا کی جانے کو ان کی تھرا کی تھرا کی تھرا
 سے ان کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا
 میں ان کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا کی تھرا

یہ کھلے ہوئے عینفہر چینی ۱۷۰ پانچ ہے۔ آبی کے مائیکس
۱۱ مائیکسوں سے لگی ۱۱ جوڑ ٹیکس فارم تھا۔

فَاسْتَلْقَىٰ مُوسَىٰ لَحْظَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۚ يَقُولُ نَحْنُ ظَالِمُونَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَمْ يُصْلِحْ وَجْهَكَ وَتَوَلَّىٰ وُجْهَكَ كِبًا ۚ يَوْمَ تَجُودُ بِكَافِرِيكَ فِي الْمَقَابِرِ ۚ فَاسْتَلْقَىٰ مُوسَىٰ لَحْظَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۚ يَقُولُ نَحْنُ ظَالِمُونَ ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كِبَاؤُكَ وَلَمْ يُصْلِحْ وَجْهَكَ وَتَوَلَّىٰ وُجْهَكَ كِبًا ۚ يَوْمَ تَجُودُ بِكَافِرِيكَ فِي الْمَقَابِرِ ۚ

۱۰۸

کے بعد حق کے اس نغمہ کو جی جھپکا کر لے لیا۔ اور کھڑا ہو کر فرمایا:

[illegible]

(تبیہ): عن ہاں وغیرہ صفحہ ۷۷ "فَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ سَبِيلًا" کا یہ مطلب متحول ہے کہ خدا کا امر نیک کسی دوست نہ ہو۔ (تفسیر طبری)

مشاور بیان کرنے کی ممانعت کی وجہ:

اللہ کی مثال جان کرنے کی مسرت میں ہوئے کی کہ ضربِ بھل نام
 ہے ایک حال کو دوسرے حال سے تغیر دینے کا ہر اللہ کی ذات و صفات
 کو کسی کو (کامل) علم نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ کنی صفت اللہ تعالیٰ
 وہ درست ہے اور کنی صفت کے ساتھ اللہ کو متصف ہونا محال ہے۔ اسی
 امت میں اللہ کو کسی چیز پر بھی حق کیا جاسکتا ہے۔ نہ کہ کہہ کرے کہ
 میں صاف اس طرح کرتا ہوں۔ تو اسی صفت جامع اور صف مشتمل موجود نہیں
 ہے **اللَّهُ يَشْفَعُ وَنُشْفَعُ لَدَيْهِ** کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مشا
 ع واقف ہے اور تم باہمک ہو۔ یہ مطلب ہے کہ تم جو اللہ کی مثالیں جان
 کر رہے ہو اور قیاس چلائے ہو اللہ کو اس کی عقلی کاظم ہے وہ جانتا ہے کہ
 بھاری شریعت فاسد ہیں اور تم کو اس کاظم نہیں اگر تم کو یہ تواریخ عقلی
 علم ہو تو کو مشیت جان کرنے کی جرأت ہی نہ کرے۔ (نمبر ۱۸۸)

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٥٨﴾

یے ملک اللہ جانے سے ہمارے نہیں ہے

اللہ کی حقیقت کی مثال تم نہیں دے سکتے:

جی تو نہیں جانتے کہ خدا نے مجھے کس طرح متعلیٰ فرما کر رکھا ہے۔
 اصل حقیقت اور کج مطلب کی تعظیم میں یقین ہو۔ (اور اس کی عظمت
 و اہمیت کے علاوہ شہ پروردگار کے۔ اور کج متعلیٰ جاہلوں کے۔) (۱۰۰) (۱۰۱)
 خیرا میں نے اس شخص پر سے سزا فرمائی کہ فرس کو سمجھو۔ (مفسر ج ۱)

فَهِتَ اللَّهُ مِثْلًا عِندَ أَمِيرِهِ كَمَا لَا يَفْقَهُ

الشرع في ذلك كما في قوله تعالى: ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِينَ وَلَا الْاٰخِرِينَ﴾

١٠٠

(القائمة بـ) (القائمة بـ) (القائمة بـ)

”شاہیدی کوئی ترقی نہ خود سرمایہ دار ملک البتہ جہاں مزدور کی
جرقوں میں انکسلا فطرت ہو بخدا وہی میں ہے۔“ (معارف، مخم)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ

اور پوچھتے ہیں اللہ کے سوائے ایسوں کو جو تیار نہیں

لَهُمْ زُقَاتٌ مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَٰكِرًا

ان کی جہاز کے آسمان اور زمین میں سے کچھ بچا

جھوٹے معبود نہ رزق دے سکتے ہیں نہ کچھ اور:

یعنی تباہیوں سے چھوڑنے کا دعویٰ اختیار کرتے ہیں (جس سے علم
کے کمال کا مظہر مطلق شریکِ حق سے جس کی طرف منسوب ہے۔ (خیرِ حلی)
وہاں کہ چھوڑ کر کسی چیز کو اپنی عبادت کرتے ہو ہیں کہ جو ان کو تباہی
میں سے روزی پہنچے گا اختیار رکھتی ہیں اور وہ زمین میں سے اور نہ کسی قسم
کی کائنات سے رکھتی ہیں تباہیوں سے روزی یعنی بارش اور زمین سے روزی یعنی
بڑی (ظہرِ جمل ترکاوی وغیرہ) کا مطلق سے نزدیک شیعہ ہر ہے اور روزی
پہل سے اور روزی سے مراد ہے۔ روزی (کھانے پینے پہنچنے کی چیز) یعنی وہ
کسی چیز کے مالک نہیں۔ عقل کے تحت کثیر سے ان کے حق میں ہر بھی نہیں۔
راہِ نور (فائدہ مطلق عقل کے ہر شیعہ کا عقل)۔ (خیرِ حلی)

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ

اور نہ ہی یہ کہتے ہیں کہ

یعنی یہی اہل اختیار حاصل ہے نہ؟ کلمہ حاصل کرنے کی قدر دے
 کلمہ میں (میرزا)

فَكَانَ تَحْتَهُ نَدَاةُ اللَّهِ لِكُلِّ فِرْقَةٍ

[illegible]

شہر کے لئے مشر کیمرہ کا افتتاح مشاعرے

شرک کہنے کے کہ مالک منہ علی ہے۔ یہ لوگ الہ کی سرکار میں کلام
 لایا۔ اہل کلام ہی ان سے چلتے ہیں۔ جی سرکار تک براہ راست رسائی
 میں ہو سکتی۔ سرور شانِ مطلق ہے جو ہر جا کا احاطہ کرتا ہے چاہاں نہیں۔ لفظ ہر جہ
 پہ کرتا ہے خواہ ہر کھوکھلائی کا واسطہ ہو کر کیا۔ کاس کی کاس میں صریح ہے وہیں
 رکھا جیسے سر میں دیا اپنے ماتحت کلام کا اعتبار اہل تقویٰ میں کر رہے ہیں
 یہ تقویٰ تو بار بار اختیار سے کیا لیکن بعد تقویٰ میں ان اہلیات کے

اللہ کا ہمسرہ ہرگز کوئی نہیں ہو سکتا:

یعنی، جس کے علم صحیح کا وہ مال ہو کہ انسان دوزخ نشین کے سارے جہید الہی کے سامنے حاضر ہیں اور جس کی قدرت کاملہ ذرا ذرہ پر محیط ہو بھلائی کا مسرکون ہو سکتا ہے؟ اور کسی کی پوری مثال کہاں سے لے سکتے ہیں۔ (عمر فاروقی)

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ

اور اللہ نے تم کو نکالا شہبازی میں کے بیٹے سے

لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

اے جائز ہے تم کسی چیز کو اور دے تم کو کھانا

وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اور آنکھیں در دل کے تم احسان و

کان، آٹکھ اور بول کی بعتیں اور تقاضا:

[illegible]

فدا کا محبوب بنو:

میں بخاری میں روایت ہوئی ہے کہ جو میرے دوستوں سے دشمنی کرتا ہے وہ مجھ کو اپنا اعلان دیتا ہے۔ میرے لیے بھینس، بھانڈا، سونے، چاندی، برتنہ، میری نذر دینی حاصل کرنا سکا ہے، حتیٰ کہ میری اور مجھ سے لڑنے کے ملکوں کو نال بھرت پڑنے پڑے ہندو میرے خود ایک اور اور محبوب ہو جاتا ہے۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگاں تو قرعہ حق اس کے کان میں جاتا ہوں جس سے وہ مستان ہے اور اس کی نگاہ میں جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں جاتا ہوں جن سے وہ قاصد ہے اور اس کے پیروں میں جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ وہ اور کچھ ہے مگر میں دانا ہوں اور مونا کرنے میں کمال کرتا ہوں اور نہ وہ چاہے میں چلا دوں اور نہ اور مجھے کسی کرنے کے کام میں کا کارو نہیں دیتا جتنا کہ میں اس کی روح کے تھیلے کرنے میں اور صحت کی چند کرتا ہے

میں اسے داخل کرنا نہیں چاہتا اور سوت اسی چیز ہی نہیں جس سے کسی کی روح کو نکالنا ہوتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب موت کو انعام کی وضاحت میں کمال ہو جاتا ہے تو اس کے تمام افعال کھل اللہ کے لئے ہوجاتے ہیں۔ وہ مستجاب اللہ کیلئے ہو جاتا ہے نہ کہ لئے اپنی شریعت کی باتیں مستحبہ شرع سے جن چیزوں کا ذکر کیا جائے گا یہ وہی گوہ نکلتا ہے وہی طرفوں کا الحمد بے حادہ ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمتاں ہی سے کاموں سے لئے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اس کا اجر وہ ہے جسے اس سے دیا جاتا ہے تمام کام اس کے اللہ تعالیٰ کی رحمتاں ہی سے ہوئے ہیں۔ (تحریر: ابن کثیر)

الْمُرِيدُ إِلَى الظَّيْرِ مُسْتَحْتَبٌ فِي جَوْ

کیا نہیں دیکھتے اڑتے جانور علم کے بارے میں

الْتِمَاءُ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ

ساتھ کی ہوا میں کوئی ٹھنسی نہ ہو، بالان کو سونے سے

پرندوں کو فضا میں کون روکتا ہے۔

تھکا چمے، دلی کواں کے مناسب حق سے شناخت فرمائے، پند و اندیشی میں
 کے حالات کے مناسب طعز و قہقہے، دو بیٹہ گیس پر ایک، پند و اندیشی میں
 میں قانون تہرے کا جلیق اور اخلاقیاتی کے عجوبی نظام سے وابستہ ہے۔
 اسے کسی دریا و میں ڈرنے کی تعلیم نہیں دینی تو تہرے لئے اس کے پر اور
 بازو اور دم وغیرہ کی سخت تنگی دانی ہے کہ گناہ سے ساری سے آسانی فضا میں
 اترنے سے بچے چلے۔ یہ نہیں بلکہ کو ان کا جسم تنگ ہے اسے لطیف کو چھری چاڑ
 کر کیا اختیار ہے؟ پائے۔ باز میں کی تعلیم دینا کشش دامن و فی طرف پہنچ
 لے اور طریق میں سے تہرے کیا خدا سے کوئی اور بات ہے جس سے تہ
 کو بے لگتہ فضا تہ جالی میں دوک رکھا ہے۔ (تہرہ فنی)

[illegible]

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

ان میں کتابوں پر ان لوگوں کو جو یقین لاتے ہیں

معاشی فکر کی وجہ سے ایمان بے چھوڑ دے:

كَذَلِكَ يَنْتِمْ نِعْمَتُهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

کی طرف سے جو نیکوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ تم پر نیکوئی

تَسْلُمُونَ

تسلّم

مال کی اور روحانی ضرورتوں کی تکمیل

یعنی ان کے لئے جو نعمتیں ہیں جن کی ضرورت ہے ان کے لئے ان کی تکمیل
فرمائی جائے گی۔ اسی کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے۔ اس سے ہم تم پر نیکوئی
اور غریب ضرورتوں کو ادا کرتے ہیں۔ ہم تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے، اول اللہ تعالیٰ اور
اس کے بعد، اللہ تعالیٰ پر ایمان لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْمَلَائِكَةَ تُخَيِّطُ لَكُمْ الْأَلْبِسَ قَوْلًا ۚ وَلَا يَمُنُ إِلَّا
بِآيَاتِهِ سَبَّحْتَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَلَا يَمُنُ إِلَّا
بِآيَاتِهِ سَبَّحْتَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَلَا يَمُنُ إِلَّا
بِآيَاتِهِ سَبَّحْتَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَزَّ وَجَلَّ ۚ وَلَا يَمُنُ إِلَّا

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ

پھر اگر تم لوگوں سے الگ ہو جاؤ تو تم پر ہی ہے نیکوئی اور نیکوئی

اب بھی کوئی نہ مانے تو اس سے چھوڑ دیتے

یعنی اگر تم لوگوں سے الگ ہو جاؤ تو تم پر ہی ہے نیکوئی اور نیکوئی
نہ کرے۔ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُوهَا

جانتے ہیں اللہ کی نعمت کو مٹاتے ہیں

وَكَثُرُوا الْكَافِرُونَ

کافر میں سے کثیر

دل سے مانے ہیں مگر سے بھگتے ہیں

یعنی ان کے لئے جو نعمتیں ہیں جن کی ضرورت ہے ان کے لئے ان کی تکمیل
فرمائی جائے گی۔ اسی کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے۔ اس سے ہم تم پر نیکوئی
اور غریب ضرورتوں کو ادا کرتے ہیں۔ ہم تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے، اول اللہ تعالیٰ اور
اس کے بعد، اللہ تعالیٰ پر ایمان لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْمَلَائِكَةَ تُخَيِّطُ لَكُمْ الْأَلْبِسَ قَوْلًا ۚ وَلَا يَمُنُ إِلَّا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا

اور اس دن ہم ہر قوم میں سے ایک شہید بھیجیں گے

ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا لَهُمْ

پھر نیکوئی (ایمان) نہ ملے گی نہ ان کے لئے

يُسْتَعْنَبُونَ

توہین ہونے

کفر و کفر کی کٹھن

یعنی ان کے لئے جو نعمتیں ہیں جن کی ضرورت ہے ان کے لئے ان کی تکمیل
فرمائی جائے گی۔ اسی کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے۔ اس سے ہم تم پر نیکوئی
اور غریب ضرورتوں کو ادا کرتے ہیں۔ ہم تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے، اول اللہ تعالیٰ اور
اس کے بعد، اللہ تعالیٰ پر ایمان لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْمَلَائِكَةَ تُخَيِّطُ لَكُمْ الْأَلْبِسَ قَوْلًا ۚ وَلَا يَمُنُ إِلَّا

نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نیکوئی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

یزید کی بیعت:

معاویہ سے ہے کہ جب حج میں معاویہ کی بیعت لوگ توڑنے لگے تو حضرت معاویہ نے فرمایا: اپنے تمام گھرانے کے لوگوں کو بلایا اور ان کی قرینہ کر کے کہہ کر کہہ کر بلایا کہ تم نے یزید کی بیعت اللہ و رسول کی بیعت پر کی ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بوجھار کے لئے قیامت کے دن ایک چھڑا گاڑا جائیگا اور اعلان کیا جائے گا یہ تمہارے غلام بن گلاس کا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے کے بعد سب سے بڑا اور سب سے برا شخص یہ ہے کہ خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کسی کے ہاتھ پر کرے۔ پھر تو یزید کا یار و حامی تم میں سے کوئی نہ رہا کام نہ کرے اور اس میں سے کسی حد سے نہ دے۔ وہ مجھ میں اور اس میں ہوا ہی ہے۔ معاویہ میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان بھائی سے کوئی شہ گدھا کرے اور اسے چار گائے کا ارادہ دے اور وہ بھوکا، بھلا، اس شخص کے لئے بڑا ہے۔ یزید کی کوئی رائے کے بعد بے چارہ چھوڑا۔ پھر آئیں وہ کتا ہے جو وہ دیران کی حفاظت نہ کر رہی کہ اس شخص سے نہ اللہ تعالیٰ ظلم نہیں ہے۔ کہ میں ایک صورت تھی۔ جس کی شکل میں حضور قیامت کے لئے جو لوگ خاک اور مضبوط اوجانے کے بعد بے چارہ توڑا کہ کھر کھر کر دیں۔ تو یہ مثال ہے اس کی کہ ہر کوسیدہ کر کے پھر توڑا۔

حضرت معاویہ اور شاہ روم کا معاہدہ:

حضرت معاویہ کا یہ کہہ آج بھی کہ میں ہر شہ روم میں ایک حد تک کے لئے شہ روم کی تمام حد تک کے ماننے کے لئے یہ آپ نے کیا یہ سرحد میں طرف روٹ گئے کہ وہ سرحد پر آؤ اور اسی حد تک کے لئے یہ معاہدہ کریں۔ اگر وہ دوسری کو بیعت کا سوا نہ لے۔ جب حضرت عمر بن خطاب کو یہ خبر ہوئی تو آپ ہر امویہ میں حضرت معاویہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر! معاویہ نے مجھ پر ایک اور دور بددہی سے بوجھ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس قوم سے یہ معاہدہ اور جوئے خوب تک کہ مدت کا ختم نہ ہو جائے گا کوئی کرکھوٹے کی بھی اہواز نہیں۔ یہ سنی کی حضرت معاویہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کو امام بنو امیہ (خبردار بنو)

کا جلائے گا تو جن لوگوں نے ہمدردی پر کیا ہو گا جن کو وہ اب اور جن لوگوں نے دھوکہ دیا ہو گا ان کو وہ اب دے کر حقیقت کو ظاہر کرے گا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ الَّذِينَ لَكُمْ اِنَّ تَعْتَدُوْا كُفْرًا مِّنْكُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ
اور جو کفار تم کو کفر سے تعداد کرتے ہیں تو تم کو کفر سے جس بات میں تم جھگڑ رہے

استحسان کا نتیجہ:

یعنی یہاں استحسان ہے جو احسن فیصلہ کے دن کھل جائیگا۔ جس وقت شہد و قاتل کے سب جھگڑے چک جائیں گے۔ آخر یہ ہوگا۔

قسموں کی قسمیں:

جسمیں کی حد تک میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جہاد میں جس چیز پر تمہارا ہمدردی میں نے اختلاف میں پھرتی دیکھی وہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم اس ایک بار کو اس کا کوئی قسم کا اللہ تعالیٰ کی قسم جو توحید بظاہر اور سچوں میں کو فرق نہ کیا جائے۔ قسمیں ہر وہ چیز جو تمہاری قسم کے مقابلہ میں سے ظہر پر ہاں میں کہیں نہ کرنا تو چاہئے کہ وہ صرف ہے ہر وہ قسمیں لیتے وقت کے لئے زبان سے نکال جائے۔ چاہئے کہ وہ اسے کہہ سکیں ہیں۔ میں اس آیت شہ روم جاہلیت کے لئے قسمیں ہیں۔

غلبہ اسلام کے بعد معاہدہ است:

چنانچہ معاویہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسلام میں روز و رات کو ایک میں ایک رہے گی قسم کوئی چیز نہیں ان جاہلیت میں انکی اور اللہ تعالیٰ کی قسمیں انکی میں ہو چکی ہیں اسلام کو وہ مضبوط کرتا ہے اس حد تک کے پہلے چلے گئے یہ معنی ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد احباب اس کی ضرورت نہیں کہ ایک برادری والے دوسری برادری والوں سے عہد و پیمان کریں۔ ہم شریک ہیں۔ راحت و شرف شریک ہیں۔ اور یہ۔ کیونکہ اللہ اسلام تمام مسلمانوں کو ایک برادری کر دیتا ہے مشرق و مغرب کے مسلمان ایک دوسرے کے ہمدرد و حامی ہیں۔ بخاری و مسلم کی ایک حد تک میں ہے کہ حضرت انس سے کہہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار، مہاجرین میں قسمیں کرائی ہیں۔ میں سے یہ مہاجر بھائی بھائی مراد نہیں۔ یہ تو بھائی چارہ تھا جس کی بنا پر آپس میں ایک دوسرے کے اور تھوڑے سے آخر میں یہ ہم صنوبر جو کچھ اللہ و بشر میں رشتہ و رشتہ میں سے مخصوص ہو گیا۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

اور اللہ چاہتا تو فرما دیتا کہ سب کو ایک ہی فرقہ کر دیتا

وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ

لیکن وہ مانتا ہے جس کو چاہے اور ہدایت ہے

کرد۔ جب یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا میں ہمارے پاس
ہیں پراسوس کا سلام ملے گا وہی رمدہ اللہ علیہ سنے گا اور دیا ہے۔
محمدؐ کو قتل کرتا:

مستند میں ہے کہ حضرت الاموی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس میں ہمارے
نبی رضی اللہ عنہ کو شریف کے لئے مجھے دیکھا کہ ایک شخص من کے پاس سے
پہنچا یہ کہ عجب ہمارے یہ ایک یہودی تھا چار مسلمانوں نے اب ہر ہودی
ہو گیا۔ جہنم تقریباً ہوا۔ یہ کہ ہمارے اسلام پر اور تو کی کوشش میں ہیں تو آپ
نے فرمایا اللہ میں بخیروں کا بھی نہیں جب تک کہ تم اس کی گردن نہ ڈالو وہی
نہیں ہے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ہر دینے والی سے
لوٹ جائے۔ اسے قتل کرو، یا مارا جاوے دین کو بدل دے۔ یہ اللہ مسکین
میں بھی ہے نیکانہ لار میں نہیں افضل والی یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین
پر قائم رہو۔ اللہ تم سے گورے قتل کی نکرہ دیا جائے۔

عبداللہ بن حذافہ مسمیٰ:

چنانچہ عاتقہ امی ہمارا رمدہ اللہ علیہ سمدانہ بن حذافہ مسمیٰ کے
ترجمہ میں ہے کہ آپ کو روٹی کھانے کے لئے دیا گیا اور آپے ہاروا کے پاس
پہنچا وہاں سے آپ سے کہہ کر تم ضروری بن چلاؤ۔ میں تمہیں اپنے دین کی بات
میں شریک کر لیتا ہوں اور اپنی شہرہ کی تہارت نکال دیتا، وہاں سے پہلے وہی
اللہ نے جواب دیا کہ یہ تو کیا اگر تو اپنی تمام بادشاہت مجھے دے دے
اور تمام عرب کا گھر بھی مجھے سونپ دے اور یہ چاہے کہ میں ایک آنگہ چمکے
کے برابر بھی وہیں ہوں صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر جاؤں تو یہ بھی ممکن ہے۔
بادشاہ نے کہا مجھ میں کچھ نہیں کر رہا گا۔ حضرت عمو اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
جواب دیا کہ ہاں یہ تجھے اختیار ہے۔ چنانچہ اسی وقت بادشاہ نے ہتھ دیا اور
اُسے سلب پر لے جا دیا اور حجۃ اللہ و رسول نے قربت سے حکم بادشاہ ان
کے ہاتھ پاؤں اور سر پر چھو کر شراب کیونہ رہا دیکھا جاتا تھا کہ اب بھی
لہذا نہ تھک کر رہا آپ پر سے استقبال اور میرے فرمائے جاتے تھے کہ
ہر کوئی آخر بادشاہ نے کہا اسے سولی سے نازلو۔ پھر کھڑا کہ میں نے دیکھ
یا جنگ کی بی بی ہوتی گاتے خوب تپا کر آگ بنا کر تپا دے۔ چنانچہ وہیں
ہوتی بادشاہ نے ایک اور مسلمان قیدی کی بابت حکم دیا کہ اسے میں سولی ڈال
دو۔ اسی وقت حضرت عمو اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوزش کی بھی آپ نے
دیکھتے ہوئے اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا گیا وہ مسکین اسی وقت
جرم ہو کر رہے گوشت کا سستہ جل گیا نہ پاؤں چمکتے تھے رضی اللہ عنہ۔ پھر
بادشاہ نے حضرت عمو اللہ سے کہا کہ وہ کھڑا بھی ہمارے پاس لو اور ہمارا
خدا بہ قولی کرو و نہی اسی آگ کی دیکھ میں کی طرف نہیں بھی ڈال

میں تک کہ آپ ان کے زانوؤں کے قریب ہو گئے۔ پھر حضور علیہ السلام کے
پاس آکر اس کی شکایت کرنے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم اپنے
ظہر کا حال کیا پاتے ہو؟ جواب دیا کہ ہمارے پاس ہر شخص ہے۔ ہمارا ہے آپ
نے فرمایا اگر وہ ہر کوئی تو تم بھی اپنی جگہ میں اس سے بھی زیادہ تسکین سے
ہے اس میں ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مارا ہلاک کیا اور ان کے
محبوبوں کا کٹر کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنا یہ ذکر
بنا کیا کہ باوجود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مشائخ سے چھوڑا اگر آپ تک
کس نے آپ کو مارا ہلاک کر دیا؟ ان کے محبوبوں کا ذکر نہ کرے نہ کیا ہے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا دل کیا پاتے ہو؟ جواب دیا کہ اہل
پہلستان۔ فرمایا کرو ہر کوئی تو تم بھی ہر کوئی ہمارے ہی ہاتھ میں تھی۔ پس ہمارا
کہہ کر اتفاق ہے کہ میں ہر جا کر لو کیا ہے اسے جاتا رہے کہ اپنی جان
پہانے کے لئے ان کی مخالفت کرے لہذا یہ بھی چاہتا ہے کہ ایسے موقع پر بھی
ان کی نہ مانے بلکہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے کر کے تھا کہ شریک کی
ایک نہ ہلاک دہائیں درہن تعلیف دیتے تھے یہی تک کہ سخت کر میں
میں پہلی تیز جواب میں آپ کو گلا کہ آپ کے سینے پر پھر رکھو یا کہ اب بھی
شرک کرو تو کھات ڈاؤ۔ لکھی آپ نے ہر بھی ان کی نہ ہلاک صاف لکھ کر
اور نہ اتنی کی قویہ احد اسے کھلتے وہ ان فرماتے رہے پھر فرمایا کرتے
تھے کہ اللہ ان سے بھی زیادہ نہیں پیوستے ملائیں اللہ میرے علم میں رہا تو
میں وہی کہتا۔ عمو اللہ بن حذافہ سے ہوا کہ وہ بھی پیوستہ ہوئے۔

حضرت حبیب بن زید کا واقعہ:

اسی طرح حضرت حبیب بن زید ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ
جب ان سے سبیلہ کزب نے کہا کیا تو (حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم)
کی رسالت کی گواہی دیتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے آپ سے
پوچھا کہ کیا میرے رسول اللہ ہونے کی بھی گواہی دیتے ہو تو آپ نے فرمایا
میں نہیں سکتا۔ اس پر اس جو سبیلہ کی نبوت نے ان کے قسم کے ایک صلہ کے
آٹ ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر بھی سوالیہ جواب دیا اور اسے جہنم کا کٹ گیا۔
پھر بھی ہمدانی لکھی آپ پر خود تکہ ان پر قائم رہے۔ خدا تعالیٰ آپ سے خوش
باد اور آپ کو بھی خوش رکھے۔ عمو اللہ میں ہے کہ جو ہندو لوگ مرتد ہو گئے تھے
انہیں بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگ میں ہلا دیا۔ جب حضرت
ان میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں تو نہیں
آگ میں نہ دیا جانے کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ منہ
تعالیٰ سے خطاب۔ عام خطاب نہ کرو۔ اس ایک میں ہاں کی گول چار اس لئے
کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ہمارے دین کو بدل دے اسے اے قتل

وَتَوَفَّى كُلَّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا

اور پھر ملے گا ہر کسی کو جو اس نے کیا اور اس پر

يُظْلَمُونَ ۝

ظلم نہ ہوگا

یعنی ہر عمل کے ثواب میں اس کی تلافی ہو رہی ہے نہ کسی شخصیت سے اور نہ کسی جان سے۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً

اور مٹلائی اللہ نے ایک مثال (مثال) ایک ایسی جگہ

مُطْمَئِنَّةً

مطمئن میں سے

یعنی نہ باہر سے دشمن کا کھانا اور نہ سے کسی طرح کی گرفتار نہ تھی۔ خوب امن جگہ سے تھی کہ کوئی دشمن نہ آتا تھا۔ (تفسیر حلی)

علم بن عمر کا بیان ہے کہ اس ام جہش میں حضرت علیؑ کے ساتھ خود آپؐ نے سے نکل کر وہاں کی چھوٹی آبادی میں امن میں امن کی کہ حضرت علیؑ شیعہ کو اپنے گناہوں کو اور اذیت دینے اور قیام نہیں کیا۔ یہ وہاں کی ہے کہ یہاں امن سے آج تک امن کا کھانا نہ ملتا تھا۔ (تفسیر حلی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رُحِّدُوا عَنْ كُلِّ مَكَانٍ

ہی آئی تمہیں اس کو راہ کی فراغت کی ہر جگہ سے

یعنی کھانے کے لئے اعلیٰ اور اعلیٰ وغیرہ چھوڑ پڑا آئے تھے۔ ہر جگہ کی فراغت کی ہر جگہ سے۔ (تفسیر حلی)

فَكَفَّرْتَ بِالنَّعْمِ لِأَنَّكَ إِذَا أَهَمَّ اللَّهُ يَأْسَ

پھر تمہاری اللہ کے حضور کی ہر جگہ اس کو کھانا نہ ملتا تھا۔ (تفسیر حلی)

الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝

تو نے کھانے کے لئے ہر جگہ ہر جگہ اور جگہ اور جگہ کرتے تھے

شہر والوں کی ناشکری:

اس جگہ سے کھانے والوں نے اللہ کے فضل و کرم کو نہ دیکھا۔ (تفسیر حلی)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفایت کیا گیا۔ وفایت کے دن جہنم کو کھانے سے لایا جائے گا؟ فرمایا۔ ساتویں زمین سے لایا جائے گا۔ اس کی ایک ہزار لاکھ ہوں گی۔ اور ہر ایک کو ساتویں زمین پر لایا جائے گا۔ جب روزگار انسانوں سے ایک ہزار سال کی مسافت پر لایا جائے گا تو ایک سال کی جگہ کی جگہ سے ہر ایک کو ساتویں زمین پر لایا جائے گا۔ (تفسیر حلی)

یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ساتویں زمین پر لایا جائے گا۔ (تفسیر حلی)

روح اور بدن میں جھگڑا:

کرم نے اس آیت کے ذیل میں حضرت ابن عباسؓ کا بیان نقل کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس آیت کے ذیل میں ہر ایک کو ساتویں زمین پر لایا جائے گا۔ (تفسیر حلی)

ہوئے ہندو شری کے حالت اور مت کا پتہ لگانے کی (شیرینی)

حضرت ابو نصر کی نصیحت:

حضرت ابو نصر و سفا باوجود کہ وہ سب سے بڑا غلبہ کرتے تھے
وَلَا تَقْرَأُوا الْبُحْرَانَ فَتُكَلِّمُوا الَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ كَقَوْلِ الْخَوَّارِ
ہم بھی بے اس وقت سے آج تک (کسی چیز کی درست و غلطی کا) غور نہیں کیا۔

لوگوں کا حال حضرت اسی صوفی فرمایا: اندر دیکھ (دور دور) نہیں کے
کہتے تھے اس کا حکم دینے کے بعد اس کی ممانعت کی ہے اور اسے فرماتے کہ تو جھوٹا
ہے یا اصل دیکھ نہیں گئے اس کو اللہ نے حلال کر دیا ہے اور اس کو تو یہ ہے
اور اس سے فرماتے کہ تو نے جنت کہا، اور اللہ (حضرت) (تعالیٰ) نے یہ

إِنَّ الَّذِينَ يَغْتَفِرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
ہے شک جو یہ کہتے ہیں اللہ پر ان کو بخلا
كَافِرِينَ ۖ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَهُمْ عَذَابٌ
نہ کہ تو گمراہ (جہنم) اور گمراہی میں اس کے دوسرے عذاب
الْكَافِرِينَ
اور ان کے

مشرکین خود جھوٹ گھڑتے ہیں:

یعنی مشرکین کہ جو حضور و صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے جہاد نہیں کیا اور
منظوری ہیں۔ اور ان کو اب واضح ہے کہ یہاں ہر ایک کو اللہ کی
عرفت مطلوب کر دیتے ہیں ان کا عقرب علوم و ہنر کا کچھ نہ ہو
احیاء کے کسی بھائی کو نہیں مانتے تھے۔ تو ان کو اللہ کا کھانا اور اللہ کا
دانی قیل و قال ہے۔ (شیرینی)

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَزَمْنَا مَا
اور جو لوگ ہدایت میں آئے ہیں ہم نے اس پر
قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ
جو تم کو پہلے بتا دیا ہے اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا
وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
یہ وہ اپنے آپ کو ظلم کرتے تھے

سورہ الاحقاف: "يَتَوَلَّى الَّذِينَ كَفَرُوا صُلُوحَ ظُلْمٍ وَكَانَ ظُلْمُ
وَجِبْنَ لِقَائِهِمْ وَكَانَ ظُلْمُهُمْ ظُلْمًا عَظِيمًا" ان کے اندر میں اس کا
پانی ڈر چکا تھا، لہذا یہاں ہے۔

اللہ کے سوا کسی کو حلال و حرام کرنے کا حق نہیں ہے۔
یہاں مفسر یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی خاص
قوم کے لئے مبینہ وقت تک حرام کی ہے میں صحت ہے کسی اور قوم کو نہیں
کہ اس میں تصرف کر سکے اور اس حال یا حال کو حرام نہ کرے۔ (تفسیر جامع)

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا الشُّرُوءَ بِحِبَابٍ
پھر اے اللہ کے لئے جسے میں ان کو دیکھ رہا ہوں نے دل کی بات ہے

مشاورت و موعظہ اس حال کو حرام نہ کرے، بلکہ ان کو اس سے فرمایا کہ
کی چیز فرمائی اور ان کو اس سے خود جان بوجھ کر کرے۔ وہی ان کی
ادب اور بے حق کی کر کے ہے۔ اور ان کو اس سے کہہ دے اور ان کے
پر ان کا تصور نہ کرے تو ان کو مصیبت پر اندام نہیں کر سکتا۔ اور ان کا
یہاں اللہ کی عفو و رحمت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اللہ کی عفو و رحمت سے
اس سے مختلف نہیں کیا ہے ان کی تیسری جگہ لکھا کہ وہ

ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا
پھر وہ لوگ ان کے بچے اور ان کا عفو و رحمت سے
رَبُّكَ مِنَ بَعْدِ مَا أَكْفَرُوا وَرَحِيمٌ
پھر اللہ ان کو اس کے بچے سے عفو و رحمت سے

توبہ سے معاف ہو جاتا ہے: یعنی توبہ سے توبہ۔ اور اس حال
ہو جائے اور اللہ کے لئے اپنی رحمت و رحمت کر دینے چاہی تھا کہ نہ کر دیتے
تھا حال توبہ سے توبہ نہ کر دیتے تھے بلکہ یہ نہ کر دیتے۔

پارہ دار یا آئینہ کوئی پارہ کر دیا۔ کر دیا اور موت پائی دیا
ان کے بارے میں اللہ کی رحمت و رحمت سے توبہ کر دیا۔ اور ان کو اللہ کی رحمت
بعض صفت کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و رحمت سے توبہ کر دیتا ہے اور ان کی
توبہ سے توبہ کرتے ہیں کہ ان کی رحمت ہے کہ ان کو اس حال سے توبہ کر دیتا ہے
پھر ان کو اس سے توبہ کر دیتا ہے کہ ان کے لئے اللہ کی رحمت ہے کہ ان کی رحمت
بعض صفت کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و رحمت سے توبہ کر دیتا ہے اور ان کی

رَبُّكَ إِنْ هِيَ إِلَّا أُمَّةٌ قَانِتٌ لِقَائِهِ
اس میں تو ان کو اللہ کی رحمت و رحمت سے توبہ کر دیتا ہے اور ان کی

کہا کہ میں نے تم کو اس کے لئے بھیجا ہے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔

اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔

اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔

اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔

اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ
 وَالْمَوْظِعَةِ احْسَنُوا وَاجِدْ لَهُمْ مَخْرَجًا
 هِيَ احْسَنُ

قرآن مجید

وعدت کے جواب:

اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔
 اور اس کے لئے کہ تم اس کے لئے جہاد کرو۔

وَهُوَ أَكْبَرُ مِنَ الْهَيْتَيْنِ

وہی اکثر ہے نہ ہیئت کو جو راہ میں ہیں

احکام کے مطابق دعوت دیتے رہو:

حق مریق اہل اہل توحید کو خدا کے بتائے ہوئے راستہ پر چننا چاہیے۔ اہل انگریزی پڑھنے کی ضرورت نہیں کہ کسی نے دیکھا جس نے نہیں دیکھا نتیجہ کو خدا کے پروردگار ہی دلا دیا کرتا ہے۔ وہ خود "دست" دے دلوں کے درت کو کھڑا کرنا ہے جیسا کہ سب لوگوں سے معلوم ہو گا۔ (میر جعفری)

یعنی آپ کو رابطہ صرف تبلیغ اور دعوت ہے۔ معمولی دانت اور دوا دینا کامیاب نہیں ہے۔ سنی و شیعہ کی آپ کی کسی جو کوئی گڑبگڑ، بدعت یا فتنہ سب سے اقلیدہ ہے۔ اس وقت ساری دنیا کو گڑبگڑ دینے والا ہے۔

بحث کے مہمکات: اسلام کوئی نئے لڑیا کے کسی طرف تمام مخالفت ہے کہ غلطی کا نشانہ ہے اور سب سے بڑے بڑے ہستی نگاہوں کا رد یہ بھی ہے اسی طرح شیعہ و باطنی میں جب تصور کا مطلب پرلپٹا ہے وہ باطنی توحید کو کسی مضامین کا گواہ ہے تو باطنی توحید سے مراد ہے جس کے توحید میں بہت سے روحانی جزائری ہوتے ہیں مثلاً وہ باطنی توحید ہے دوسرے کے دیوبند کا نفس امارت کی ذلت سے خوشی اور برائی سے غریبہ خدا قبول حق سے تشدد دوسرے سے نول پر مضامین اقلیت کے ساتھ کار کرنے کے چنانچہ جو اب دینی فکر خواہش میں قرآن و سنت میں کسی تبدیلی سے گناہ ہیں۔

یہ خواہ وہ بات ہیں جن میں خدا کا رطل و قسط ہوتا رہتا ہے جن اور علماء دین ہیں ان کے دشمن ہیں سچا ہے کہ مسرت و گریبان اور جنگ و جدال کے سمرنے کو کام چاہتے ہیں انھیں۔

اہل علم کی برداری:

حضرت علامہ انصاری نے فرمایا "مہر و قلم افضل کے مابین ایک ہم متصل (دوست دوست) برادری ہے، خواہ لوگ جنہوں نے علم کی کسوڑ سے ہٹا دیا ہے اور سرسوں کو اپنے مذہب کی افتادہ کی دعوت کی طرح دیتے ہیں، ان کے حق نظر دوسرے پر تپ پانا ہی ہے تو جہاں سے بھی کسی صورت اور دعوت کا تصور کیسے کیا جاسکے اور ایک انسان کے لئے اس سے بڑا کہ شہداء برائی اور کپ ہوگی کہ وہ ان کو منافقین کے اخلاق میں جتا کر دے اور منافقین دشمن کے حقوق سے محروم کر دے۔"

غیر نافع علم:

علامہ غزالی نے فرمودہ کہ طرہ دین اور دعوت حق میں اشتغال رکھنے والا یا

تو اس میں کے تابع اور جسک نظر سے غائب وہ احوالات اپنی دماغ کر لیتا ہے یا پھر اس مقام سے گزرتا ہے یہ اقدار اپنی کی طرف جاتا جاتا اور میان میں رہنا بہت مستعد ہے کیونکہ جو نظم و نفع نہ ہو وہ غریب میں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اخذ الناس عدا ما نزلهم الله عليه فلهذا لم يصنع الله بعدہ

"سب سے زیادہ وقت غریب میں قیامت کے دن وہ غمزدہ میں کے طر سے ساتھ نکالی گئے ہیں کوئی غمزدہ نہ ہو۔"

ایک اور روایت میں ہے:

لا تعلموا العلم لما هو فيه العلماء والعارفون بالفساد وعصر قومہ وجہ الناس اليكم لعن فعل ذلك لغير حق لار

"علم دینی کو اس طرف سے نہ لیکو کہ اس کے ذریعہ دوسرے جہات کے مقابلہ میں اعزاز حاصل کریں کہ ہم لوگوں سے بھگتے نہ کریں اس کے درجہ و گواہ کی دنیا میں طرف کاروانہ تو بیکار کر دیا کہ جس سے نہ (انہی) جہان میں بدعت جاری ہے۔" (مذہب کوئی حق یا العرفی میں نہ پایا)

اہل حق کا مسلک:

اسی لئے اگر تشدد و جدال میں کام لیں اس معاملے میں یہ تھا کہ ملی مسائل میں جھگڑا و جدال ہو کر جائز نہیں سمجھتے غیر بدعت حق ہے، لہذا کوئی ایہ کر جس کو قضا کر دے، اس کو بھی یہ غیر خواہش کے ہیں اس کے دلائل کے ساتھ دینی کی خلاف ورزی کر دے۔ پھر یہ قبول کر لے تو بہتر روز محنت اختیار کر لے جھگڑے اور دعوئی سے اسی افسوس کرے مگر خدا سے شک نہ رہے۔

کان مالک بطل العراء والمعاد ان فی العلم بدعت
ہوہو لعلہ فی قلب احد ولعلہ نہ رجل لہ عقم بالمشہ
فہل یجادی حہو فان لا ولکن سحر بالسنۃ فہل فہر مدہ

والامسکت (۱۲۱) دار الفکر بیروت ۱۳۸۵ھ

"اس سال کے لئے فرمایا میں جھگڑا اور جدال کو رسم کا دین کے قرب سے نکال دیتا ہے کسی نے وطن یا کسی ایک شخص جس کا مذہب کاظم اور باطنی نوعیت منت کیلئے یہ دل کر کے ہے یہاں تک کہ جہاں وہ چاہے لکھ دے کوئی وقت سے گاؤں کرے پھر یہ قول کرے تو جہاں سے سخت اختیار کرے۔"

حضرت امام غزالی نے فرمایا "جس شخص کو کسی غلطی پر مشابہ ہو، پر اگر حق نے اس کو توحید میں رہنے کے ساتھ سمجھایا تو یہ شخصیت ہے اور اگر سمجھائی نہ گئی۔"

تبلیغہ (ایک دور سے مذہب کو دنیا میں شہداء کے لئے ہے۔ علم عام پلاسے کی ہیں کی خدمت سمجھایا گیا ہے۔ مگر مذہبی تحریک کو چاہئے اس کی

مجاہد و غیرہ کا مقابلہ کرنے والے آلات خداوند میں لگا دیے گئے ہیں جو اڑ سٹھ اہل اللہ کی ہر عمر سے حفاظت کرتے ہیں۔ یہ مظلوم کی پہلی بولی میں اللہ کا حال تھا۔ مخالف کی ہوا اسطرح کی بولی کی نشانیوں کو دیکھتے ہیں تو عقل درجہ نہ جاتی ہے نہ ذہن یا سرور چہ پیش کنند میں کئی مسافرت کے کرتے ہیں۔ وہ دشمن کی شہر ایک سمت میں کہیں سے کہاں نکلتی ہے۔ اس کی بجائے مشرق میں چوکی اور مغرب میں کرتی ہے اور اس سمت پر اس طرح پناہ بھی سامنے آجاتے تو بڑا کڑی و بار حقیقت بھی سمجھتی ہے۔ ہر خداوند نے یہ چیزیں پیدا نہیں کیا اور ہر مطلق اپنے حبیب معصوم کے حق میں ایسی برقی اور لہری کی گھٹیا اور مخالفت و آسائش کے سامنے نہ کھڑا تھا۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رحمت و بخیر کے ساتھ ہر قسم ذہن میں ایک مقام ہے۔ اور ہر قسم کو عقل پر بھی نہیں نکلتا۔ شاید اس لئے وجہ "سیرا" کا بیان لکھا "تحتین فی حقہ" سے شروع فرمادیں جو کج کرداروں کی ہر کج خیالی سے حق تعالیٰ کی لائبر و قدر سے کہنے و تمجید کی چار دیواری میں محصور کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ جی گشت نہیں اور عقلی ترانہ پڑھنا پر پڑنا۔

نہ ہر جائے سرکب تو ہی بخشن کہ جا یا میرا بچہ نہ اچھن (محرر حق)

چون فتنہ فتنہ حرمت والی مسجد (مثنوی کتب) سے۔ جو جہن میں حضرت انسؓ کی وسامت سے حضرت مالک بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کچھ حرام کے اندر فتنہ اور یہ اہل اللہ کی اور مباحی حالت میں تھا (نہ خود باقائدہ و پاک و باقائدہ) کہ ہر کج خیالی سے اس ممانی لے کر آئے۔ اور ہر روایت میں ہے میں عظیم میں لین ہوا تھا۔ (مثنوی) فتنہ کی حالت میں تھا اگر ایک آنے و دھار سے پاس آیا سورہ النجم کی تفسیر میں ہم نے اس کی تفسیر نہ کی ہے۔

سفر کا آغاز کہاں سے ہوا:

اجمل مطالعہ ذیل ہے کہ حضور حضرت امیہؓ کے مکان میں تھے وہیں سے معراج ہوئی تھی اس روایت پر مسجد حرام سے مراد کعبہ یا طہیم۔ ہر ایک حرام ہر گاہ حرام کو مسجد حرام لے کر فرمایا کہ ہر ماہ مسجد ہے یہ جہ سے کہ مسجد حرام و حرام میں داخلے سے حرام مسجد کو کھینچے ہے۔ معراج کو جاننے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کعبہ میں ہوا حضرت انسؓ کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔ جو جہن میں مذکور ہے اور حضرت انسؓ نے حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کعبہ میں تھا کہ (کعبہ کی چھت میں) کعبہ سے لیے غلاف کر دیا گیا یہ حدیث بھی ہم نے سورہ النجم کی تفسیر میں ذکر کی ہے۔

ابوہنی نے سند حضورؐ پر ان کے انکیر میں یہ بیان کیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اس وقت کو آپ حضرت امیہؓ کے مکان میں تھے اور اسی وقت میں (فرمایا) کہ میں آج کعبہ کو معراج ہوا نام نہان سے معراج کیا کیفیت بیان فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ خطیبوں کو خطبہ (مثنوی کتب) کر کے میرے سامنے لا کیا یا اور میں نے ان کو لہذا پر دعائی پھر (مثنوی کتب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے۔ اور قریش کو اطلاع دی۔ لوگوں نے جانیں کچھ کر خوب کیا اور بعض مسلمان بھی مرد ہو گئے۔ کچھ کو دوزخ دے دے حضرت ابوہریرہؓ کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اگر انہوں نے میں فرمایا ہے تو جہ فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا کیا اس کی انکیر توں کو بھی توپ جگ جاتے ہیں۔ فرمایا میں اس سے بھی زیادہ دور گیا تو میں نے اس کے حلقہ قہر میں رہا (ہر کج خیالی کا آنا اور غصہ کی طرف سے قرآن لا یا اور کفار کو تار مار کر دی اور ان سے بھی زیادہ دور کی باتیں ہیں اور میں ان باتوں میں سن کو کچھ جانتا ہوں اور اسی بیان کیا ہوں) حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں کہ جسے صوفی کا لقب مل گیا کہ کچھ لوگ بیت المقدس جا چکے تھے اس بات کے حالات سے واقف تھے نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کے حلقہ پر پلٹ گیا فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے حد سے باہر آئے گئے اور آپ بیت المقدس کو سامنے دیکھ کر حالات بیان کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا کیفیت تو آپ نے عجیب بیان کی اب آپ ہمارے کافہ کے حلقہ بتا دیجئے کہ وہ کہاں ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انہوں کی تعداد اور دعائی پر جواب کیا اس کی کیفیت بتائی اور فرمایا ان دنوں آفتاب کے دھتے قائمہ آہستہ کھار آگے آگے کا شعری رنگ کا لہوٹا ہوگا اور آگے دھتے ہونے پڑا کدے میں پہنچے کافہ آبادی کی اور دریا ہی ماہی جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہر کج خیالی ایمان نہ لائے اور لے لے رہے تھے کھار و ماہی دھتے۔

میں کہتا ہوں سر میں کا واقعہ درست ہے اور ایک ورم طہیم سے اور دوسری بار حضرت امیہؓ کی بلی کے مکان سے۔ دونوں حدیثیں اپنی طرف سے ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

نبیؐ نے کھارے کہ حقائق نے کہ شب معراج ہجرت سے ایک سال پہلے ہوئی لوگ کہتے ہیں ایک بار جب کے میں نے میں شب معراج دہائی اور دوسری بار درمیان میں۔

مسجد اقصیٰ:

الحمد للہ الحمد للہ مسجد اقصیٰ میں بیت المقدس میں قس (دعائی) آخری پر سے کے کھارے کی (مثنوی کتب) جہ سے کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک کوئی اور مسجد میں لوہا نہ لائے میں بیت المقدس سے پرے کی کوئی مسجد

[illegible]

— ۱۶۰ —

[illegible]

خواص و فواید

[illegible]

خَلِّهِمْ وَأَنْجِلُوا بَنِيكُمْ

نئی باتیں، محو باطنیات، محو نفس، محو کائنات، محو کمال

[illegible]

تغیر سے ہمیں ڈکا دکھایا:

[illegible]

یہ اسرار اٹل کی کتابیں:

[illegible]

جو واجب المردود ہو نہ ہو ورنہ اس پر نفس مبرا اور ذلیل ہے پاک ہو صفات لایہ اور مصنف ہر اہل تشیع سے صرف تشیع مانے اور لیں ظلمی ہے ہر جو تشیع حالی اور تشیع غالی میں مشغول ہے۔

تم ان کی تشیع نہیں سمجھتے:

ولیکن انہم یقولون شیخہ علیہ السلام (اسے کوئی بھی اس کا کلمہ نہ پڑا) تم ان کی تشیع تو ہی انہیں سمجھتے۔ مطلب یہ ہے کہ تم ان کی تشیع غالی کو نہیں سمجھتے تشیع مانی کو تہم حملہ نشان سمجھتے ہیں کون: انشاء صریح و طویل مبالغہ سے اور لگتی اور غیہ مبالغہ سے اور اثر و کلام سڑکے کے کہ لگا ہے۔

ہاں مڑک چڑک کر بہت لڑائی لڑا ہوا ہے کہ (وہی حال کیوں نہیں سمجھتے) حضرت مرثدہ صاحب نے فرمایا جانوروں کے دل پر نہ اور تو ہر چیز اللہ کی تشیع و تشیعہ کرتی ہے۔

تشیع چھوڑنا ماموت ہے:

یعنی ان مردان کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کی خدمت میں ایک کھوکھی یا بٹا بھی گئے ہوا دھتے ہوئے تھے آپ نے اس کے بازو اس کو پکڑا اور فرمایا: کھوکھی نہیں دھکڑکاتا جانور کسی اور قسم کو بھی نہیں دھکڑکاتا مگر اس وقت جب کہ اسے تشیع خالی کھوکھا ہونے لگی کہ وہاں سے ہی طرح مقرر ہے۔ (ازاد افکار)

کتکڑیوں کی تشیع:

مردے میں آحضرت علی علیہ السلام پہ پھل و خوراک کے آپ کی طبیعت میں کتکڑیاں تشیع کرنا سب کرنا سب کا سب سے سنا اس کا کلمہ یہ ہے تو تیار سے مقرر نہیں کیڑی میں شج جمال الدین سیوطی نے فرمایا یہ کتکڑیوں کا تشیع چھوڑ حضرت علی علیہ السلام کا کلمہ نہیں دوتو جہاں گئی بھی تشیع چھوڑ دینا بلکہ کتکڑی آپ کا یہ ہے آپ کے دوست بڑاگ میں قاتل کے بعد اس کی دوشیہ کا کلمہ سے ہی جانتے گئے۔ (غیر معری)

مردوں کیلئے دعاوی:

اور سال اللہ میں تہذیب و ملت نے فرمایا کہ کوئی میں مردانوں کی عورتوں اور بچوں اور عیال یا کسی مرد مراد کی تلاش نہ کرے ہر قیامت کے روز اس سے ایسے کلمے کی شہادت سے (اور علامہ امام احمد انی بچہ) (الطی سیرۃ نقی)

کھانے کی تشیع:

امام بخاری نے ہدایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ تم کہنے کی تشیع کی دعا نہ سنا ہے جسے جبکہ دعا دعا جاریا ہونا آپ دوسری دعا میں ہے جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کھاتے تو

تھانے کی تشیع کی دعا نہ سنا ہے۔

مسلم کر کے والا پتھر:

ابو جحیم کہتا ہوا حدیث جابر بن سمورہ کو کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مرد کے کسی چہرہ کو پھینکا ہوں جو کھانے و پیتے سے پہلے مس کر لیا اور تھا تو اس میں اب بھی آں اور پچان میں جس حضرت سے تھا کہ نے اسے مرد اور جہاں ہے وہاں بھی۔

امام بھی نے فرمایا کہ وہاں حدیث اس طرح کے مسالط میں بہت ہیں اور اس طرح کی روایت تمام مسلمانوں کی زبان پر ہے کہ نے روئے کی آواز مسلمانوں کو اسے کی بیکار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبہ کے وقت اس کو چھوڑ کر کہہ کر نصیحت فرما دیا۔

میں روایات کے بعد اس میں کیا بعد وہاں ہے کہ میں نے مسلمانوں کی ہر چیز میں شہور اور پاک ہے ہر چیز چھوڑ دینا تشیع کر کے ہے اور ان اہم نے فرمایا کہ یہ تشیع عام ہے کہ مسلمانوں میں میں بھی مقررہ ہے مسلمانوں میں میں بھی یہ تشیع کہہ دینا ہے کہ ان کی آواز میں بھی تشیع ہو گئی ہے۔ (سار سنہ)

بلند آسمانوں کی تشیع:

طبرانی میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر اور قمیص و زمر کے درمیان سے ہر چیز دیکھا نظر نہیں آتا تشیع عربی میں نے کہے میری تشیع کے نہیں تھے عسیر و کلانی بایں آپ نے آسمانوں کی تشیع فرمائی ہے کہنے وہاں سے آپ نے فرماتے ہیں کہ میں نے آسمانوں میں بہت سی چیزیں کے ساتھ تشیع کر کے منجبت الشیطان الفلکی جن دی الفہیہ فشمسہم فذو الذی اخلقنا علی منہج العلی الا علی شہادۃ و نفاذی۔ کلون میں ہے ہر چیز میں کی یا آسمان اور آفرینہاں کرتی ہے لیکن اسے کو کو قرآن کی تشیع کو نہیں سمجھتے اس لئے کہ انہما کی آیات میں تشیع نہ دے کہ آیات و علامات سے ان کے تشیع خواہیں تیرہ۔

سوار یوں کا ذکر:

یہ حدیث میں ہر مسلمان میں مطہر ہے ہر کلمہ کو تشیع فرمائی یا نہیں اور جانوروں پر سوار گزے ہوئے کو کہ فرمایا کہ جوئی طاعتی سے ساتھ نہ ہو بلکہ اچھا ہے کہ وہاں نہ کر و استوں نہ داریوں میں کھولے تے و نہیں اسے کی کہ میں الی سوار یوں کو نہ دلائی کہ اگر استواہت میں سواریاں ہے سواروں سے بھی زیادہ زلفہ نہ دے انی لوگوں سے بھی بچھڑائیں دلی جی سے متدھرا۔

میں نہ کھانے کا ذکر:

میں نہ کھانے کا ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نہ کھانے دعا فرما

وَقَالَ لَهُمْ خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي الدَارِ

الْاَقْتِنَةُ لِلْمُتَّكِلِ

مترجم: مولانا محمد رفیع عثمانی

واقف معمران کے ذریعہ محتاج

الحمد للہ! جو ہر روز صبح دعا کرتا ہے، اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

اگر وہ محتاج ہو، تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

ہر روز دعا کرتا ہے، اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

وَمَا يُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَحْوِيلًا

اور ان کا یہی کام ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد:

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف تہویل فرماتا ہے۔

وَأَذِّنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ

اور اعلان کرتے ہیں کہ تمہارا رب

أَحَدٌ لَا يُشَاكِلُ

ایک ہے۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

سب صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ضرورت تھی۔

وَمَا يَجْعَلُ الزُّمَرُ إِلَّا لَوْمَةً

اور نہ ہی وہ لومہ دے سکتے ہیں۔

عکرمہ کا مسلمان ہونا:

ایک کہ جسے بھت دے دیا گیا اور جس کا ذکر نماز میں جہاں ہے
 سے ہر گاہ کہ کسی میں چند چلا۔ اٹھا کا کئی طرفان میں جس کی و خلاف
 نے جس کے اسے چپ کی طرف بلانے لگا وہاں بھت کئی میں جہاں ہے
 سب آدھ دھرت سے بھت کے ہاں بھت ہوا ہے۔ لہذا بھت کے ہاں بھت
 کا نہیں ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 قری میں صرف اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 ہے۔ لہذا اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 کر کے اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 نے (حلی علیہ وسلم) پر بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس کا ایک
 اسلام کے پیغمبر کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ قَضِيْلَةٍ
 جو کہ کسی نے اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

یعنی ہوا۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 یعنی زیادہ کے ہیں۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

اِنَّكَ كَانْتَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِيْ
 دل میں ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 اَبْوَسُضْلٍ مِّنْ تَّلْعُوْنَ ۝ اِنَّ اِيَّاهُ فَتَدْعُوْنَ
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 لِيْ اَلْبَرُّ اَوْ كُفْرُكُمْ ۝ وَكَانَ الْاِنْسَانُ لَكُوْرًا
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

انسان کی احسان فرموشی:

یعنی معصیت سے بچنے کی جس میں ظلمت ہو جائے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 میں جس نے ادا کر دیا۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 میں جس نے ادا کر دیا۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

اَفَاَسْمِعُكُمْ اَنْ تَخْفَوْا مِنْكُمْ ۝ اَمْ اَنْتُمْ اَعْيُنُكُمْ
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

انزال کرتا ہے (اس طرح انزال کی چیز میں شیطان شریک ہو جاتا ہے)
 یعنی اسے بھتا ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 میں اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

وَعِيْدُهُمْ وَاَعْوَابُكُمْ ۝ اِنَّ اِيَّاهُ فَتَدْعُوْنَ
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

شیطان کی قرب:

یعنی شیطان جو جہاں بھاگتا ہے اس سے قرب کھاتا ہے اس کا کام ہے
 اس کے سب دھرت اور فریب سے ہیں۔ چنانچہ وہ خود آکر اس کے
 کا وَاَعْوَابُكُمْ ۝ اِنَّ اِيَّاهُ فَتَدْعُوْنَ
 اور دلائے سے اس کے ہاں ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 شفاقت باپ دادا کی بڑی پر محروم۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 روزگار اور قیامت۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 وَاَكْفَىٰ بُرْهٰنًا ۝ اِنَّ اِيَّاهُ فَتَدْعُوْنَ
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

یعنی جو خدا کے احکام کو کلمہ کر لیں وہ ان کا کام جاتا ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 جال سے نکالتا ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 ہرگز نہیں ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 قیامت کے دن پر خود کہے گا کہ اللہ کے وہ سے اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 وہ سے اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 میں جس میں اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 شفاقت اس کی نعمت اس کی نعمت ہندوں کو کافی ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنے شیطان پر اس حرمت کا
 پالتا ہے جیسے وہ کسی بچہ کا جانور کو کلمہ پڑھائے اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

رَبِّكُمْ قَدْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

یہ خدا کی کارساز کی ایک شہادت ہے۔ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 قرار کرنا ہے کہ اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک
 اس کا ایک پتہ یہ ہے کہ اس میں بھت نہیں ہے۔ اس کا ایک

نہیں پہنچا۔ سب انسان کی تفرقات میں بعض مانتے تو ایسا کہ جو کچھ
 انہیں سے ملتا کسی انسان یا مظلوم مسکود ہے اسے سوا کر جانے دینے
 سے کہتا ہے۔ جسے کھانے کی چیزوں کو تلف کرنے سے روک کر کہے
 لہذا اگر مصلحت کا ہر جمل انسان کی کچھ بھی ملے سب جانور وغیرہ کی طرح
 کہے ہیں کوئی بے گوشت گوشت کھانے والی کھائی کھل کر کھائے سب
 طہرات کھاتے ہیں۔ انہی کی اپنی خدا نے ان سب چیزوں کے
 مہکات بنا کر دیے ہیں۔ سب کی ہوتی فصاحت عقل و شعور کی ہے جس سے
 اپنے ذوق اور مالک کو پہچانے اور کھلی مرضی اور مرضی کو معلوم کر کے
 مصلحت و انجان کو سنا مصلحتات سے پرہیز کرے۔ اور عقل و شعور کے طبقہ
 سے ملتا ہے کہ تقسیم طہرات سے کہہ کر انہوں میں شہوات اور غرائز
 ہیں عقل و شعور نہیں اور عقول میں عقلی امور سے شہوات اور غرائز نہیں۔
 انسان میں یہ دونوں چیزیں ہیں۔ عقل و شعور نہیں بنا شہوات اور غرائز
 بھی ہیں یہی وجہ ہے اب ان شہوات و غرائز سے انہیں انہوں کے ذریعہ
 طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا چاہیے۔
 یہ تو اس کا دوسرا مہمبت سے فرشتہ ہے انہی کا پورا جانا ہے۔

حق تعالیٰ نے انہی کو مختلف حیوت سے انکی خصوصیات عطا فرمائی
 ہیں جو ان کی فطرت پر مشتمل ہیں۔ مثلاً جن صورت اور احتمال جسم اور عقل
 میں اور عقل و فطرت کو انہوں نے جو طے ہوا ہے کسی اور صورت میں ان میں
 نہیں اس کے علاوہ عقل و شعور میں ان کو عقل و شعور عطا کیا ہے جس کے
 ذریعہ وہ مہمکات طلب و رد طلب سے اپنے کام لے کر جانے والے اللہ تعالیٰ
 نے ان کی قدرت عطا کی ہے کہ کھڑے رہیں۔ یہ اپنے مہمکات اور
 سوا مہمکات پر نہ رہیں۔ ان کے ہر کئے اور حرکت اور عمل ان کی
 میں اس کے مقتضی کام نہیں۔ اور ان کے فرائض

بچوں اور فرشتوں سے انسان کا تعلق

اور ان کے کام اور انہوں کا فطرت و خصوصیات اپنے کام و طلب
 ہے یہ میں تمام ان مختلف کی تفرقات میں نہ رہا کی تمام مہمکات میں اور
 انہی کو تمام جانوروں پر اور انہوں کی فطرت حاصل ہے ان میں جن جنات اور
 عقل و شعور میں انہی کی فطرت میں ان پر عقل و شعور عطا کیا ہے سب
 کے ذریعہ اس طرح کہ صرف مہمکات و فطرت کا رواج ہے کہ انسان اور
 فرشتہ میں ان کی فطرت میں عقلی ہوتے ہیں کہ انہوں میں عام و عقلی
 مہمکات ہیں وہ انہوں کے فطرت سے عقل ہیں جو ان میں ملائکہ جیسے
 غیر انہی کے فطرت و انہوں کے مہمکات سے عقل ہیں اور انہوں میں انہی
 انہی مہمکات و انہوں کے فطرت۔ انہی فطرت میں انہی کے فطرت و انہوں

وہ عام ہے یہ عقول سے تو انہی فطرت کے اور جانوروں سے انہی فطرت
 مہمکات و انہوں میں فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت

تحقیقی اعتبار

یہ مہمکات و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت

انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت

انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت

انسانی برتری کے دو پہلو

(۱) انسان کو انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت

دوسری صورت میں کوہدا

(۲) انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت
 انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت انہوں کے فطرت و انہوں کے فطرت

[illegible]

تعمیر تعمیر

قریبی۔ نو فی ہفتہ، اگر کم ہائیں چھ۔ انہوں میں سے میں وقت
سوں کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ فرق ہے۔ کچھ لوگ ان کو
دیکھ کر خوفزدہ ہوجاتے ہیں۔

[illegible]

نور محمد رشیدی نے اپنے والد رسول اللہ سے انگریزوں کی اور قیام و
 بی خودی کے اثرات میں نے حضور نور میں نے بھی شہداء اور شہداء کو چاہا
 آپ بھی شہداء کے والد نے ان کی نگاہ کو خود کو بھی شہداء کے والد
 ہائے کائنات سے آپ شہداء کے والد ہوں اور شہداء کے والد
 ہوں کہ ان شہداء کو چاہا وہ چاہیں گے اور وہ ان کے والد
 ہوں کہ ان شہداء کو چاہا وہ چاہیں گے اور وہ ان کے والد
 ہوں کہ ان شہداء کو چاہا وہ چاہیں گے اور وہ ان کے والد

طريقه تفصيليه

میرے ہونے کی وجہ سے یہ شخص جو کہ میرے ہونے سے پہلے
ہوئے ہوئے تھے، ان کی حالت میں وہ میرے ہونے سے پہلے

[illegible]

دوستوں کی شفا عیسٰی:

میں نے کہا کہ میں خود اپنے گھر کو انصاف میں چھوڑا تھا۔ میں اس میں بھلائی کرتا تھا۔ یہ بڑا بڑا پان آج کے دورِ مروت کی شہادت ہے۔ یہی گھر کے لئے ہے۔ اس میں اس سے بڑی کے لئے بھلائی کرتا تھا۔ یہی گھر کے لئے بھلائی کرتا تھا۔ یہی گھر کے لئے بھلائی کرتا تھا۔

میرے لیے حدیثِ خورمیں جوئی اور آیاتِ قرآنی سے مراد احادیث
 ہیں اور یہ اہل تشیع میں بھی ہے کہ (یعنی یہ ان میں سے ہیں جو کہ)
 (یعنی ان میں سے ہیں جو کہ)۔ یہ وہ ہیں جن کو کہتے ہیں کہ جو کہ
 (یعنی ان میں سے ہیں جو کہ)۔ یہ وہ ہیں جن کو کہتے ہیں کہ جو کہ

نہرو کی بے غرضیت، انسانی رہاوت، عظیم ریاست کی خدمت جیسا کہ
ساتھ دوسرا اعرابہ کی گئے جرات اپنے کی تھی چھپے۔ جیسا کہ ان
اس سے شگفتہ کی انخوام، جو کہ آتش شعلہ کو اختیار، اس کی انخوام
پوری دنیا کی خدمت کے ساتھ سرحدوں کو کھل کر ہے۔

سَيُفْعِلُّكَ رَبُّكَ مِنْ أَجْلِ الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

یا خدا! دیکھ لیکن جو کتاب فیضانِ ربّ و فیضِ نورِ خداوندی ہے، جس نے
 دیکھ کر اس کو مانا ہے، لیکن جو کتاب کا سرسری دیکھ کر کفار نے اس کو
 ماننے میں قیصر کیا، لیکن جس میں غبارِ کبر و تکبر نے اس کو غبارِ حق و حقیقت
 سے چھلکا کر دیا ہے، اس کو دیکھو۔

فہرست کتاب (جلد ۱) دیکھو! جس کا سرسری دیکھ کر کفار نے اس کو
 ماننے میں قیصر کیا، لیکن جس میں غبارِ کبر و تکبر نے اس کو غبارِ حق و حقیقت
 سے چھلکا کر دیا ہے، اس کو دیکھو۔

کتاب کے نام: **روحِ نقیص کا حقیقی**

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔
 اس کتاب کے نام میں ایک ایسی بات ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کتاب کا حقیقی نام ہے، جو اس کتاب کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

ہوئے تھیں پورا ہو جائے گا تو دوبارہ ان کو بخشا جائے اور وقت پورا نہ ہو گا۔
اس اندیشہ سے بچنا کہ بھڑکانی جائے گی اور یوں ہی ہمارے ہوتے ہیں۔
چونکہ سرسے کے بعد دوبارہ وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے اس لیے ہم
ان کو یہ سزا دے گا کہ وہ بارہویں کے بعد دوبارہ بھڑکے۔ اور سزا دہم
ہے، اے ان کی طرف ایت تریں کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو
یا تمہارے لیے یہ دعا (انجیل میں)

ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ وَآيٰتِ رُسُلِهِ

و ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے اور ان کو
عَذَابُ النَّارِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ اَلَّذِيْنَ فِيْهَا يَصْعَدُوْنَ
تجارت کے لیے ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے

خَلْقًا جَدِيْدًا

نئے بنائے گا۔
یعنی دنیا میں ایک نئے عذاب ہے اور ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو
اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

نہا نہیں دیکھتے کہ جس نے آسمان اور زمین کو
قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
توانا ہے کہ وہ ان کو دوبارہ بھڑکائے

میں جس نے آسمان اور زمین کو
کا پیدا کرتا ہے وہی خدا ہے جس نے آسمان اور زمین کو
میں خلق کیا ہے اور ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے

وَجَعَلْ لَّهُمْ اٰجَلاً اٰرِيبَ فَيَوْمَ

اور ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے

سب کے ان کے کا وقت مقرر ہے:

یعنی شاید یہ کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
میں تو یہ کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
یہ وقت مقرر ہے اور ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
و ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے

ہے۔ اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی روایت ہے کہ اس طرح بھی بیان کریں۔
کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ میں رسول اللہ کو فرماتے ہوں کہ تمہارا
سزا کیا جائے گا کہ وہ رسول کے حکام میں اور پھر رسول کے حکام میں اور تم
کو گھبراہٹ نہ لے۔ (یعنی قیامت کے دن ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے)
جسے جانیں گے اور ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے

صلیٰ۔ عیسیٰ نے حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
فرمائی جائیں گی۔ قیامت کے دن ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
ہوئی اور ایک جماعت میں پھیل چکے گی اور وہ اسے کہیں ایک جماعت کو گھبراہٹ نہ لے۔ (یعنی قیامت کے دن ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے)

انہ سے ہوئے، پھر بے ہوش ہوئے کا مطلب:

نہ ہوش ہوئے ہوئے کا مطلب ہے کہ کوئی ایسی صورت ان کے
ماتے نہیں آئے گی جس کو وہ نہ مانیں گی ان کے انہیں عذاب ہوں اور ان کی یہ عذاب
ہوں اور انہیں کے یہ قاتل قاتل ہوں اور ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
کا ان میں بھی چڑھنے کے لیے کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
سالانہ انہیں اندیشہ نہیں۔ انہوں نے ان سے کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
کہ ان کے ہوتے ہیں ان کی دنیا میں ان کو نہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرف اشارہ کیا کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
صرف ان کی تیسری نسبت کی ہے۔ (حضرت عیسیٰ بن مریم کی اس کوئی کار عمل
یہ کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
ہاں انہیں کے دن نہیں ہے بلکہ مطلب ہے کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
جہاں وہ انہیں نسبت ہے۔ انہوں نے ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
تھے اور ان کی زبانوں پر نہیں لاتے تھے۔ ان کی طرف قیامت کے دن وہ کوئی
چاہے بے ہوش نہیں رہیں انہیں کے کوئی عذاب و سزا آخر میں نہیں رہتا ہے اور
کوئی تو ان عذاب و سزا کے بعد بھی انہیں کے انہیں نہیں رہتا ہے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

نہا نہیں دیکھتے کہ جس نے آسمان اور زمین کو

عذاب میں کی نہ ہوئی:

یعنی عذاب میں ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
تکلیف میں کی نہ ہوئی کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
نہ ہوش ہوئے ہوئے کا مطلب ہے کہ کوئی ایسی صورت ان کے
ماتے نہیں آئے گی جس کو وہ نہ مانیں گی ان کے انہیں عذاب ہوں اور ان کی یہ عذاب
ہوں اور انہیں کے یہ قاتل قاتل ہوں اور ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
کا ان میں بھی چڑھنے کے لیے کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
سالانہ انہیں اندیشہ نہیں۔ انہوں نے ان سے کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
کہ ان کے ہوتے ہیں ان کی دنیا میں ان کو نہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرف اشارہ کیا کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
صرف ان کی تیسری نسبت کی ہے۔ (حضرت عیسیٰ بن مریم کی اس کوئی کار عمل
یہ کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
ہاں انہیں کے دن نہیں ہے بلکہ مطلب ہے کہ ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
جہاں وہ انہیں نسبت ہے۔ انہوں نے ان کو دوبارہ بھڑکانا نہ ہو اور ان کی سزا ہے کہ ان کو وہی عذاب ہے جسے وہ بھڑکے تھے
تھے اور ان کی زبانوں پر نہیں لاتے تھے۔ ان کی طرف قیامت کے دن وہ کوئی
چاہے بے ہوش نہیں رہیں انہیں کے کوئی عذاب و سزا آخر میں نہیں رہتا ہے اور
کوئی تو ان عذاب و سزا کے بعد بھی انہیں کے انہیں نہیں رہتا ہے

فرعون حقیقت جان چکا تھا

میں کہوں گا اگلا اسے کہیں اور توبہ جاتا ہے۔ یہ ہمیں ہی سن
توئی انھیں کہہ دینے کی گارنٹی ہے اور ان کے دلوں میں جو آواز
رہیں وہی اللہ ہے۔ یہ جتنے جان پروردگار کھلی علم کی بات کرتے ہیں
اللہ کے نبوت پر ان کے ایمان و یقین پر جانیں بڑھیں گی۔
یہ آیتیں یہاں سے اہم ہیں ان سے جانے جاوے گا کہ ان کے سامنے کیا ہے
وَأَمَّا فِرْعَوْنُ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولَهُ فَأَخَذَهُ الْكُلُوبُ وَجَعَلْنَاهُ آيَةً لِلْعَالَمِينَ

فَأَرَادَ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنْهُ مِنَ الْأَرْضِ

اور وہ چاہتا تھا کہ اس سے زمین پر فائدہ اٹھائے۔

فَأَنفَرْنَا لَهُ وَمِنْ مَعَهُ جَمِيعُ قَوْمِهِ

اور ہم نے اس کے ساتھ اس کے تمام قومیوں کو بھیج دیا۔

فرعون کی بلا امت و جبہ دشمن کے، یہاں تک کہ وہ اس کا
کچھ نہ کر سکی اور اس کی قوم نے اس کے ساتھ ساتھ
فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔
یہاں فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَءِئِيلَ

اور ہم نے اس کے بعد بنی اسرائیل کو

اسْكُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ

اللَّهِ فَيُخْرِجَكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

اور ہم نے ان کو بتا دیا کہ زمین پر

بنی اسرائیل کو آواز ہوئے۔ بنی اسرائیل کو آواز ہوئے
اور ان کو بتا دیا کہ زمین پر آواز ہوئے اور ان کو
فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔
یہاں فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

مَنْ يَتَّبِعُهُمْ يَكْفُرْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور اے ایمان والو! نہ مانو ان کے پیچھے

مفسر علی ابن علیہ السلام کا مسمیہ سے یہاں بھی مذکور
میں ہے اور اس کے ساتھ ہی مذکور ہے اور اس کے ساتھ ہی

اللہ کی طرف سے ان کو بتا دیا کہ زمین پر آواز ہوئے
اور ان کو بتا دیا کہ زمین پر آواز ہوئے اور ان کو
فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔
یہاں فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اور ہم نے تجھے صرف ایک رسول کے طور پر بھیجا ہے

میں نے تجھے صرف ایک رسول کے طور پر بھیجا ہے
اور ان کو بتا دیا کہ زمین پر آواز ہوئے اور ان کو

وَقُرْآنُ الْفُرْقَانِ يُفَصِّرُكَ عَلَى الْكَلَامِ

اور قرآن الفُرْقَانِ ہے جو تجھے کلام پر روشنی ڈالتا ہے

عَلَى نَفْسِكَ وَكَرَّمَكَ رَبِّكَ

تجھے اپنی نفس پر اور تجھے اپنے رب کی طرف سے

زوال قرآن کا مقصد انہی باتوں سے ہے کہ ان کو
اس کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔
یہاں فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔
یہاں فرعون کے ساتھ ہی رہنے سے انکار کر دیا۔

قُلْ إِنِّي أَنَا نَذِيرٌ مُبَشِّرٌ

میں صرف ایک رسول کے طور پر بھیجا ہوں

مِنْ بَيْنِكُمْ يَوْمَ تُنْفَخُ الْأَشْفَارُ

اور تم میں سے ایک شخص کے سامنے جس کا

وَيُخَوِّضُونَ فِي النَّجْوَى الْأَعْلَى

اور وہ اعلیٰ ترین نجوایں کرتے ہیں

وَيُخَوِّضُونَ فِي النَّجْوَى الْأَعْلَى

شیر کے اندر ہی تھا، ساتھیوں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں خریدنے لگا تھا۔ غریب قہودار کھانے کر درجہ جاہلیت آپا آپا کر ساتھیوں کو تباہ کر دیا وہ ظالم شیر میں کیا تباہی و بربادی کے ساتھی اور شیر کے لئے لوگ جہاد کی جستجو میں ہیں۔

نوجوانوں کی گھبراہٹ

یہ بات سن کر سب گھبرا گئے اور جہاد میں پانچ گز گز اگر اللہ سے دعا کر لیں اور جہاد سے پامانگتے میں مشغول ہو گئے۔ مختلف نے کہا، یاد اسروں کو ہائیڈ کھانہ کو اور اللہ پر توکل رکھو، سب نے جلد سے سر اٹھائے ہاتھوں سے آٹو ہادی کے پھر سب نے کھانا کھا لیا، پھر اللہ غروب آفتاب کے وقت کا قہار کھانے کے بعد آپس میں باتیں کرنے اور چٹنے پڑ جانے اور ہاتھ نصیبتیں کرتے میں مشغول ہو گئے۔

غیر کمالیہ:

مار کے اندر قاتلوں میں ہی مشغول تھے کہ کلمہ اللہ نے سب پر نیند کو مسلط کر دیا سب سو گئے۔ کتا و بھانے پر پاؤں پھیلائے پڑا تھا غیر نیند اللہ نے ان کو نوں پر مسلط کر دی تھی ویسے پھر بھی مسلط کر دی۔ اس وقت ان کا سارا دماغ سربانے پڑا رہا۔

بادشاہ کی پریشانی:

اور سب ان صحیح ہوئی تو قاتلوں نے ان کو تلاش کر لیا لیکن کسی کو نہ پانچا کھلے لگا لیکن انہوں نے کسی سے بھی پریشانی نہ رکھا یہ سبوں نے خیال کیا کہ میں ان پر جراثیم ہوں (اور ضرور قتل کروں گا اس لئے چھپ گئے) اور اپنی دکانی کی جیت سے میرے ملک سے واقف نہ تھے اگر تو یہ کہتے اور میرے مہموں کو پوجتے لگتے تو میں ان پر کسی قسم کا ہار نہ اٹا شہر کے سرداروں نے کہا آپ کو ان سرکشوں و فرماؤں بدکاروں پر دم کرنا ہی نہیں چاہیے تھا (وہ اس قاتل ہی نہیں تھے) آپ نے ان کو ایک تھوڑی مہلت دی تھی اگر وہ جاتے تو اس وقت کے اندر ہی پکڑ لیتے اور (فرمان برداری کی طرف) موت آتے لیکن انہوں نے تو قہر ہی نہیں کیا بادشاہ نے بات سن کر سخت متعلق ہو گیا اور اصحاب کلب کے ہاتھ کو بھرا اور ان کے قیوں کے متعلق جواب طلب کیا اور ریاست اختیار سے دو سرکش بیٹے کہاں ہیں انہوں نے میرے علم سے سر ہٹائی کی۔ وہ بولے ہم نے تو آپ کی بھارتی کی نہیں۔ پھر ان سرکشوں کے جرم کی وجہ سے آپ ہم کو قتل نہ کریں وہ تو ہمارا بھی ملے گئے ہمارے جا کر ہماروں میں بپا کر دیا (یعنی قہور کو بپا کر دیا) یہ حدت سن کر بادشاہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

مار کا متہ بند کر دیا گیا:

اور پھر ان میں کو کو بھلاؤں کی طرف بھیجا اور اس کے ہوا کوئی تاج بچھو

میں نہیں تھی کہ جس مار کے اندر اصحاب کلب داخل ہوئے تھے اس کا متہ بند کر دیا۔ اللہ کی نصیحت تھی کہ اصحاب کلب کو موت دلاؤ مارے مارے اور آتے والی قوموں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی بنادے اور لوگوں کو دکھائے کہ قیامت ضرور آئے گی اور (جس طرح ان مار کے اندر قہور کی حالت میں اللہ نے ان کو تھکوا دی ہے، کھکر پھر لڑا دھاکا ہی طرح اللہ قہور میں سے مردوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ غرض وہ قاتلوں نے مار کا متہ بند کر دیا اور کچھ حصہ مار کو انہوں نے اپنے لئے بچہ بند کیا ہے اسی مار کو ان کے لئے قبول کیا۔ اور وہ جین گھٹ گھٹ کر بھوکے پیاسے سر جا میں اس کا خیال تھا کہ اصحاب کلب دیدار ہیں اور مار کے بند ہو جائے گا ان کو کلمہ ہے، حالانکہ اللہ نے غیبت کی حالت کی طرح ان کی روحوں کو قہور کر لیا تھا، کتا مار کے دوا اسے پراگھے دو لوں پاؤں پھیلائے بیٹھا تھا اور جس طرح نیند اصحاب کلب پر مسلط کر دی تھی اسی طرح کتے پر بھی نیند پڑا تھی۔ اللہ کے حکم سے اصحاب کلب سوئے میں دانیس کر و نہیں بھی جیتے تھے۔ (اگر ایک پہلو پر نہ لگے ہوتے تو نہیں قہور تھا تو گل جا پاس لئے کر موت لے کر تیار کر دی تھا)۔

دوا اور مومن اور اصحاب کلب کا ریکارڈ:

شہاد وہ قاتلوں کے خاندان میں دوا دی مومن بھی تھے یہ اپنے ایمان کو چھپاتے ہوئے تھے ایک کام بندوں اور دوسرے کارپاش قاتلوں نے مشورہ کرنے کے بعد اصحاب کلب کے دم سب بٹھانے اور پورا واقعہ راجہ کی ایک سختی پر لکھ کر تاپے کی صندوق میں سختی میں ایک بنیاد میں صندوق کو اس خیال سے ڈن کر دیا کہ قیامت سے پہلے ممکن ہے اہل ایمان کا کوئی کر و اس جگہ قاتل ہو جائے اور اس قہور کو پڑ کر ان کو اصحاب کلب کا واقعہ معلوم ہو جائے۔ قاتلوں اور اس کی قوم کے بعد صدیاں گزر گئیں اور بے دہے پھاڑا آتے جاتے رہے (اور اصحاب کلب مار کے اندر اس طرح فرماتے، ہے اور صندوق ڈن مارا)

نوجوان کیسے مسلمان ہوئے:

غیر بین ممبر کا بیان ہے کہ اصحاب کلب چند بھائی تھے جو بھگے میں ملوث اور باغیوں میں لکھن پینے ہوئے تھے انہیں چھوڑی ہوئی تھیں ایک بھاری کتان کے ساتھ تھا کسی بڑے تیار کے موقع پر بن کر کٹھڑوں پر سو رہا ہو کر لگے اور ساتھ میں ان دنوں کو بھی لے لیا جان کو چیتے تھے اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان پیدا کر دیا، ان میں سے ایک دن بھی حساب اور یہ وہ مومن قہور گئے لیکن یہ ایک نے دوسرے سے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا اور جب ایک نے ان میں ملے کر لیا کہ ان قاتلوں کے ساتھ مجھے نہ رہنا چاہیے کہیں ان کے جرم پر پاتے دے اور خطاب بھی نہ تھا کہ فرض سب

راز کا فہم، ہون۔

[illegible]

شہر دانوں کا تھلجی، کھجور لینا:

[illegible][illegible]

وہ کہوں کی جیسی:

وہ اپنے دل میں یہ خوش ترس رہا تھا کہ وہ ایک نیا عرصہ
اور اپنے دل میں یہ خوش ترس رہا تھا کہ وہ ایک نیا عرصہ
وہ اپنے دل میں یہ خوش ترس رہا تھا کہ وہ ایک نیا عرصہ
وہ اپنے دل میں یہ خوش ترس رہا تھا کہ وہ ایک نیا عرصہ

حاکم کی تقریر :-

کاشان اور روستا کی نہیں ملا تھا۔ بڑا بڑی بیٹھاپا بنی تھیں جس کی
ان کی طرف اشارہ کیا گیا۔

تھیں تو ان کی طرف سے بھی ایک بیٹھاپا بنایا گیا۔ ان کے پاس مارش
ان کے ہاتھ پر مال مال تھا۔ تھیں وہ ڈال دی۔ لیکن ہم نے ان کے
کونوں پر ہاتھ رکھ دیے تھے کہ اپنی تڑپ نہ روکیں۔ لیکن
جی۔ ہر دے سے مراد ہے تھیں گاہ۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان کو مل
کر کی تھیں۔ یہ تھیں ہر دے سے تھیں۔

تھیں نے بعد غلام اور عاتق سے تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

تھیں کی طرف اشارہ کیا۔

[illegible][illegible]

یہاں پر میں نے یہ سیکھا ہے کہ جو شخص اپنے لیے کسی چیز کو چاہتا ہے، اسے اپنے لیے ہی نہیں بلکہ دوسروں کے لیے بھی چاہنا چاہیے۔ اگرچہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ کر سکیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے لیے کچھ کرنے کے لیے دوسروں کو بھی مددگار بنائیں۔

وَلَا تُصِيبُ مَنْ غَفَلْنَا قُلُوبَهُمْ

— ۱۰۰ —

لَمْ يَكُنْ لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ نَبِيٍّ

$$\therefore \lim_{n \rightarrow \infty} \frac{1}{n} \log \frac{1}{n} = 0, \quad \lim_{n \rightarrow \infty} \frac{1}{n} \log \frac{1}{n} = 0, \quad \lim_{n \rightarrow \infty} \frac{1}{n} \log \frac{1}{n} = 0.$$

خواتین پرست مردانوں کی پروا نہ کریں۔

شخص، کہ جس کو دنیا کو نیکو میں سمجھنا ہو، خدا کی یاد اور اس کے
برہم وقت کے لئے خوشی اور برائی کے برافقہ میں انکوں، اپنے اپنے غم و
طاعت میں ہے اور انسانی میں اپنے غم و طاعت کی خاطر ہے۔

[illegible]

اصحابِ ہف کی یاد میں مسجد بنانے کا مقصد۔

[illegible]

درویشوں اور فقیہوں کی صحبت کا فہم

میرا سب بھائی جیسے دوستوں کا ہوا اور اس قدر کہ میں نے ان کے اور اہل خانہ کے لیے کیا کیا ہے وہ دانتوں تو میری کھجور کا ٹکڑا جیسے ہیں۔ میری بیٹی جیسے وہ کہہ کر ہنستا تھا اور اس کے لیے وہ اپنی ہر شے نکالتا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا ارشاد:

حضرت شادوں کا عہد تہذیبی، ذلیلہ نظام میں گزرتے ہیں اس لیے آیت
 میں پہلے طاقت کا ترانہ، بعد میں اس طاقتوں کے ساتھ دینے کا حکم اور
 آخر میں ان کے خلاف ہونے کی وجہ سے مہربانہ بھی مقرر ہے۔

تُفَكِّينَ فِيهَا عَلَى الْأَرْبَابِ لِكُلِّ تَكْوِبٍ

تفکین فیہا علی الارباب لکلی تکوہ

وَحَسْبَتْ صِرَافًا

وہسبت صرافا

یعنی سوہرا علی حدایت حدایت قرآن دیکھئے کہ توہرتا
اور تک لایکھ لایکھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہاں
طرفہ دوم دیکھئے کہ یہاں پہلی طرف سے ہیں اور دوسری طرف
توان دیکھیں کہ یہاں پہلی طرف سے ہیں اور دوسری طرف
توان دیکھیں کہ یہاں پہلی طرف سے ہیں اور دوسری طرف

وَلَقَدْ رَفَعْنَا كُرْسِيَّكَ

ولقد رفعنا کرسیک

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

شہان خواں

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

وہ بھانپیں گا واقعہ

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

کے روایں یہ روایں ہیں کہ قرآن کی نزول حضرت میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ قرآن کی نزول حضرت میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ناروز و چھائے وار فرشتہ

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

وَلَيْسَ لَكَ بِهَا خُفْرٌ

ولیس لک بہا خفر

قِن سُدْرٍ وَاسْتَبْرَقِ

قین سدر و استبرق

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال
یادہا کرا فر اور تھیر سوہرا کی مثال

وَرَبَّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَا يُؤَاخِذُكَ

اور سچا رب ہے اور تجھے وہا سے رحمت والا کرے گا کہ بھگتے

عَمَّا كَسَبُوا الْعَجَلُ لَهُمُ الْعَذَابُ

ان سے کہے کہ یہ تو جلد اٹھنے سے ان پر عذاب ہے

رحمت الہی کی وجہ سے عذاب مؤخر ہے

یعنی اگر تو دن کے ایسے کعبہ کی طرح میں ایک گھڑی کا تیرہ سو گز مربع
تواری کا علم و رحم قرار دیا کرانے سے مانع ہے اپنی رحمت عامہ سے خاص حد
تک اور اگر فرماتا ہے اور رحمت سے سخت جرم کو معاف دیتا ہے کہ چاہے تو اس بھی تو یہ
کر کے چھٹی دیکھیں انشا اللہ اور ایمان لا کر رحمت وغیرہ حق میں نہ جانتے

بَلْ لَّهُمْ مَوْعِدٌ مِّنْ يَّحْدُو وَهُمْ فِي دُفُوهِ مَوْعِدٌ

بالکل سچا ایک وعدہ ہے کہ نہ چاہے گناہ سے کہ نہ جانتے

عذاب کا وقت مقرر ہے

یعنی یہ تیرہ عذاب ایک وقت میں تک ہے یہ ممکن نہیں کہ کوئی جرم سزا
کا وعدہ آئے سے فرشتہ کہیں اور اور شک نہ جائے جب وقت آئے گا
سب بندے پہلے نہیں گے محال نہیں کوئی روپائی ہو سکے۔

وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا

اور سب ایساں ہیں ان کو ہم نے مارتا ہے ان کا ظلم کہ ان کو ہم نے ان کا

لِيَهْلِكَ كَفَّةٌ مِّنْهُمْ

ہم نے ان کی جگہ کا ایک وعدہ ہے

عاد و حمود کیسے ہلاک ہو گئے

یعنی عاد و حمود کی ایساں جن کے واقعات مشہور و معروف ہیں۔ یہ کچھ تو
بہ علم کے سطران اپنے وقت میں ان کا ذکر بھی کیا گیا۔ اسی طرح تم
کو دیتے رہنا چاہیے کہ وقت آئے عذاب الہی سے گناہ باز نہ بنو۔

وَلَقَدْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنِّي أُحْشِي لَكُمُ الْعَذَابَ

اور سچا کہ موسیٰ نے اپنے گناہوں کو کہیں ان کا عذاب کہہ کر دیا

فَجَمَعَ الْبُغْيَ وَأَمْلَأَ خُبْرًا

جہاں سے ہیں اور وہاں سے ان کا حال ان کا حال

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کا قصہ

اور اگر بوجہ کہ مکر و کائنات میں اس کا قصہ بھی کہ جس کی رحمت سے ملے

علیہ السلام سے کہتے تھے کہ ان کو پاس نہ لائیں تو ہم نہیں۔ اسی پر وہ انھوں کی
گناہات سنائی، اور دنیا کی مثال اور انھیں کو کبر و غرور سے تڑپا، وہاں کیا۔
اب موسیٰ اور خضر کا قصہ ذکر کرتے ہیں کہ اللہ والے اگر سب سے افضل
اور بہتر بھی وہی تو آپ کو بہتر نہیں کہتے اور بھی بھول چوک سے کہ گزریں
تو حق تعالیٰ کی طرف سے تادیب و عقوبت کی جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے قوم کو کہتا ہے مژہ اور پیش بہا نہیں فرما رہے تھے
ایک شخص نے پوچھا اسے موسیٰ کیا روئے زمین پر آپ اپنے سے بڑا عالم
کسی کو پاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ جواب واقع میں سچا تھا۔ کیونکہ
موسیٰ علیہ السلام ان کو اور اہم و بظہر میں سے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کے زمانہ
میں اسرار و شریعہ کا علم ان سے زیادہ کس کو ہو سکتا تھا۔ لیکن حق تعالیٰ کو ان کے
الفاظ پہنچانے کو اور ان کی جگہ۔ تاہم موقوت جواب کے موعود سے ظاہر ہوتا تھا
کہ روئے زمین پر میں کل اور جو اپنے کو اہم الناس خیال کرتے ہیں۔ خدا کی
مرضیٰ کی جی کہ جواب کو اس کے علم علیہ پانچوں کرتے۔ مثلاً یہ کہتے کہ اللہ کے
مقرب و مقبول بندے بہت سے ہیں اس کی خبر اسی کو ہے۔ جب وہی آئی کہ
جس جگہ وہ اپنے ہیں اس کے پاس اور ایک وعدہ ہے جو ہم سے زیادہ علم و حکمت
ہے (اور یہاں سے کون ہے اور یہاں سے؟) انھیں نے کیا کہ ان کا کس اور کرم
لیکن یہ دونوں سچے نہیں۔ شاید ملاپ سے مراد قرب ہو گا یعنی یہاں دونوں
کا کمال صلہ سے کم نہ رہا ہے۔ بعض افریقہ کے اور یہاں سے ہیں۔ بعض ملہ
کے نزدیک "جمع المعرین" دوست مہ ہے جہاں کافی گرویدہ اور فرات علیٰ کائنات
میں کرتے ہیں۔ مادہ اسم۔ بہر حال موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ مجھے
ان کا پورا پورا بیان بتا دیا جائے تاہم وہاں جا کر کو بھی استفادہ کریں۔ ہم ۱۰۱
کہ اس کی مثال میں کچھ تو ایک کچھ حق کر سکتے ہو، کچھ جہاں چھٹی کم اور ہیں
کہنا کہ وہ بد و موجود ہے۔ گویا "جمع المعرین" سے جو ایک واقعہ قلعہ مراد
ہو سکتا تھا جس کی پوری تحقیق کے لئے یہ حالت مقرر فرمائی۔ موسیٰ علیہ السلام
نے اسی وجہ سے کہ ماقبل اپنے تمام خاص حضرت شیخ کو اور ان کے مشروران
کو دیا۔ اور شیخ کو کہہ دیا کہ کچھ کا خیال رکھنا۔ جس میں ان کے مشروران اور ان کا یہاں
تھا کہ مثال قصہ پانچوں کی کہ ان کو فرشتہ اور قرآن بھی گرا کر آج سے
۱۰۱۱ مقررہ مقررہ کے لئے سے نہ ملے گا۔

حضرت یونس علیہ السلام

(تہذیب) بھارت: حجاز، حضرت یونسؑ میں ڈال دیا، اسی سے اسام نے غام نام لیا ہے۔ بھارت کے راجہ جیجیہ واسن کے یہ تالیف ہے۔ (مترجم: اے۔)

[illegible][illegible][illegible]

سب سے بڑا علم

[illegible][illegible]

میں نے اس کو اپنے پاس لے کر آکر دیکھا۔ اس نے کہا کہ یہ ایک نیا ہیرو ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ایک نیا ہیرو ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ایک نیا ہیرو ہے۔

وہی تہذیبی رائج ہے وہی صنعت و حرفت ہے وہی سائنس و ٹیکنالوجی ہے وہی ماحولیات ہے وہی معیشت ہے وہی تعلیم ہے وہی سیاست ہے وہی مذہب ہے وہی معاشرہ ہے وہی انسان ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی رائج ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی صنعت و حرفت ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی سائنس و ٹیکنالوجی ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی معیشت ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی تعلیم ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی سیاست ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی مذہب ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی معاشرہ ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہی تہذیبی انسان ہے۔

حضرت فخرت ملاقات.

[illegible]

حضرت مہدیؑ اور حضرت ذوالفقار کا نام۔

خلفہ کے شیعہ ہونے کی وجہ سے، تمام شیعہ مسلمانوں نے اسے قبول کیا۔ یہ
 مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت تھی جس نے شیعہ مذہب کو اپنا مذہب بن لیا۔
 شیعہ مذہب کے مقلدوں نے اس کی شہادت کی۔ ان کے پاس ایک کتاب تھی۔
 حضرت علیؓ کی اس کتاب کے نام پر اسے کہا جاتا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے جس
 میں تمام شیعہ مسلمانوں کی اس کتاب کے نام پر اسے کہا جاتا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے جس
 میں تمام شیعہ مسلمانوں کی اس کتاب کے نام پر اسے کہا جاتا ہے۔ یہ ایک کتاب ہے جس

مجلس شورای اسلامی

[illegible]

سے ہزاروں سال پہلے کے لئے کہ، انسانی حالت نے ان کو بچا دیا ہے۔ انہیں نے بغیر کسی دیکھ بھال کے، یہ سارے (اہل بیت) کو زندہ رکھا اور ان کو اپنے پاس رکھا۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا۔

حضرت موسیٰ کا سوال:

مجھے لگتا ہے کہ آپ نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔

حضرت فخر کا جواب:

میرے لئے کیا باتیں ہیں؟ میں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے موازنہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہے جو میرے لئے دعا کرے؟ میں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: ہاں۔

حضرت فخر نے ان کے کوئی کر دیا:

پھر (ان کے لئے) ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔

موسیٰ کا اعتراض:

موسیٰ نے کہا: آپ نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔

نصیحتی و لول کی دیوار بنادی:

نصیحتی و لول کی دیوار بنادی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔

انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔

حضرت موسیٰ کا اعتراض:

موسیٰ نے کہا: میں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔

فراق فیصلہ اور فخر کے کس کی حکمتیں:

اللہ نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔

سب سے پہلے اسباب کا احوال اور سب سے پہلے اسباب:

انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔ انہیں نے ان کو اپنے پاس رکھا ہے۔

دور یا توں کا حکم:

نصیحتی و لول کی دیوار بنادی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔ ان کے لئے دعا کی۔

نہ کچھ کاتر نہ ہو یا تو نہیں لڑتی اور غصہ بھی نہ ہے۔ انہوں نے
جوانی میں بہت بڑی فتنہ بازی کی تھی، ان کی چھٹی شادی بھی ان
نہایت لطیف اور دلکش انداز میں ہوئی۔

وَاتَّخَذَ مِثْلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا خَالٍ ذَرِيَّةٍ

اور میری طرح اس نے بحیرہ میں ایک عجب بی بی بن لی۔

مَا فَتَنَّا نَبِيَّكَ لِيَكُ عَلَىٰ لِقَائِهِمْ أَقْصَصًا

تو ہم نے تجھے نہایت بڑی بات کہنے کے لیے نہایت ہی دلچسپ

کہانیوں کا بیان کیا کہ تیرے لیے اپنے آپ کو توڑ دینے کے لیے
تو اپنی بی بی سے بہت دلچسپی لیتی تھی۔

فَيَجِدُ أَهْلَ قَرْيَةٍ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَالْهَمُّ

پھر وہ ایک گاؤں میں آئے گا جہاں پر بے چارگی اور غم ہے۔

وَقَدْ بَلَغُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَالْهَمِّ

اور وہ بے چارگی اور غم میں پہنچ چکے ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام

وہ بے چارے انسان تھے انہوں نے اپنی ترقی کی طرف توجہ نہیں دی
تو انہوں نے ہر چیز کو بے جا اور بے فائدہ سمجھا۔ ان میں سے ایک ایک
حضرت خضر علیہ السلام کی ایک شخص نے کہا کہ میرا دل بے چارگی
میں ہے، اس لیے میں نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے
کوئی تفسیر نہیں کی کہ وہ بے چارگی کیسے ہو سکتی ہے، جو بے چارگی
میں ہے، اس لیے اس نے اپنی بات کو بے جا اور بے فائدہ سمجھا۔
بے چارگی کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو ہر چیز سے غافل
کر دیا جائے، اس طرح اس نے اپنی بات کو بے جا اور بے فائدہ
سمجھا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے
کوئی تفسیر نہیں کی کہ وہ بے چارگی کیسے ہو سکتی ہے، جو بے چارگی
میں ہے، اس لیے اس نے اپنی بات کو بے جا اور بے فائدہ سمجھا۔
بے چارگی کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو ہر چیز سے غافل
کر دیا جائے، اس طرح اس نے اپنی بات کو بے جا اور بے فائدہ
سمجھا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے
کوئی تفسیر نہیں کی کہ وہ بے چارگی کیسے ہو سکتی ہے، جو بے چارگی
میں ہے، اس لیے اس نے اپنی بات کو بے جا اور بے فائدہ سمجھا۔

قُلْتُ جَلُوزًا قَالَ لِفَتْنَةٍ إِنَّمَا غَدَا

میں نے کہا کہ ایک بے چارہ ہے، اس لیے اس نے اپنی بات کو بے جا اور بے فائدہ سمجھا۔

أَهْلُ يَمِينٍ سَمَاءًا هَذَا نَصَبًا

اس نے کہا کہ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔

پرامتھہ سفر میں تھکا ہوا ہے:

معتد بہت ہی اسیا کہ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ (شیراز)

علاء اللہ کے ساتھ گھبراہٹ، غصہ اور غم کے ساتھ گھبراہٹ
تھکان۔ اس نے بہت ہی تھکا ہوا ہے۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔

قَالَ رَدِيْتُ رَدًّا وَيَدَايَ الْفُتُونِ قِيَّتُ خُلُوتِ

اس نے کہا کہ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔

وَأَسْنِيَّةُ رَأْدِ الشَّيْطَانِ نَزَّ أَكْثَرًا

اس نے کہا کہ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔

شیطان کی دوسرا انداز:

میں نے بہت ہی دیر میں اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔
اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔ اس نے اپنے دل کو بے چارگی میں ڈال دیا۔

تسطیحة مہی صبیحہ

مہی صبیحہ کا یہ نام ہے

یہ ایک ایسے حالت و اوقات دیکھنے میں آج کے دن پر کھڑی ہے
تو ماحول میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

اگر وہی ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسی حالت ہے
جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
مگر اگر وہی ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسی حالت ہے
جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
دیکھنے میں آج کے دن پر کھڑی ہے
تو ماحول میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
اگر وہی ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسی حالت ہے
جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

قَالَ لِي سَأَتِلَّ عَنْ مَآلِي بِرَحْمَةِ اللَّهِ

کہ اگر تم سے پہلے کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

تَضَيُّعِي قَدْ بَعَثَتْ مِنْ لَدُنِّي عَذْرَاءً

کہ اگر تم سے پہلے کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

بالآخر حضرت موسیٰ کا یہ انداز ہو گیا:

حضرت موسیٰ کو وہ انداز ہو گیا کہ
یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
اگر وہی ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسی حالت ہے
جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

فَتَصَلَّاهُ حَتَّى رَأَى الْيَاقُوتَ كَرِيمَةً اِسْتَعْمَا

کہ اگر تم سے پہلے کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

فَتَصَلَّاهُ حَتَّى رَأَى الْيَاقُوتَ كَرِيمَةً اِسْتَعْمَا

کہ اگر تم سے پہلے کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

فَتَصَلَّاهُ حَتَّى رَأَى الْيَاقُوتَ كَرِيمَةً اِسْتَعْمَا

کہ اگر تم سے پہلے کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

میں وہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا
یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں کبھی کوئی شے نہ ملے گی اور نہ ہی اس کا

سے اور طبعاً ہے۔ اور ان کے کاموں میں جلد نمودار آتے۔ ان کے اسکی
انفجرات کا یہ زور یا انگریزوں کے ان انفجرات کا مقابلہ کرنے کے
اور انگریزوں کے اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے
سے اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

تو اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

تو اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

تو اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

تو اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

تو اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

یاد رہے کہ جو ان کی اسکی ہونے کے مقابلے میں ان کی اسکی ہونے کے

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

دوسری مدد وسط ایشیہ میں بخارا اور خوارزم کے قریب واقع ہے اور اس کے
عمل آفریں کا نام رہا ہے یہ سہ مشہور مغل بادشاہ جوہر کے کے زمانہ میں
موجود تھی اور شاہروم کے عامل مغل میں راجہ جرنی نے بھی اس کا انکرا پانی
کتاب میں کیا ہے اور ان کے بادشاہ مغل کے قہر کا بھی لکھا ہے اس کا
سفر مذکور اس کا انکرا پانی ہے ۱۳۰۰ء میں اپنے بادشاہ کا سفر مذکور
جوہر کے خدمت میں حاضر ہوا تو اس جگہ سے گزرا ہے وہ کہتا ہے کہ اب
انہ کی مدد میں کے نہ دانت ہے یہ جوہر کا بارہ ہندوستان کے اور میان
ہے۔ (انکرا پانی کے سفر مذکور ۱۳۰۰ء میں ۱۱۸۸)

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں
نہج کر عمارت بدست حال کے لئے سامعہ برمان کو روانہ کیا، وہیں نے وہاں

